Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ | قادیان

بدر

BADR

Theweekly Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

جلد 63

شمارہ 34

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

24 شوال/ 1435 ہجری 21 ظہور 1393 ہش 21 اگست 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

خدا کے ساتھ روحانی اور کامل تعلق پیدا ہونے کا ذریعہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھلایا ہے اسلام اور دعائے فاتحہ ہے

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

خدا کے ساتھ روحانی اور کامل تعلق پیدا ہونے کا ذریعہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھلایا ہے **اسلام اور دعائے فاتحہ** ہے۔ یعنی اول اپنی تمام زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دینا اور پھر اس دعا میں لگے رہنا جو سورہ فاتحہ میں مسلمانوں کو سکھائی گئی ہے۔ تمام اسلام کا مغز یہ دونوں چیزیں ہیں۔ اسلام اور دعائے فاتحہ دنیا میں خدا تک پہنچنے اور حقیقی نجات کا پانی پینے کے لئے یہی ایک اعلیٰ ذریعہ ہے بلکہ یہی ایک ذریعہ ہے جو قانون قدرت نے انسان کی اعلیٰ ترقی اور وصال الٰہی کے لئے مقرر کیا ہے اور وہی خدا کو پاتے ہیں کہ جو اسلام کے مفہوم کی روحانی آگ میں داخل ہوں اور دعائے فاتحہ میں لگے رہیں۔ **اسلام کیا چیز ہے۔** وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان اور ہمارا مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔ ایسے چشمہ میں داخل ہو کر ہم ایک نئی زندگی کا پانی پیتے ہیں اور ہماری تمام روحانی قوتیں خدا سے یوں پیوند پکڑتی ہیں جیسا کہ ایک رشتہ دوسرے رشتہ سے پیوند کیا جاتا ہے۔ بجلی کی آگ کی طرح ایک آگ ہمارے اندر سے نکلتی ہے اور ایک آگ اوپر سے ہم پر اترتی ہے ان دونوں شعلوں کے ملنے سے ہماری تمام ہوا وہوس اور غیر اللہ کی محبت بھسم ہو جاتی ہے۔ اور ہم اپنی پہلی زندگی سے مرجاتے ہیں۔ اس حالت کا نام قرآن شریف کی رو سے **اسلام** ہے۔ اسلام سے ہمارے نفسانی جذبات کو موت آتی ہے۔ اور پھر دعا سے ہم اَز سرِ نو زندہ ہوتے ہیں۔ اس دوسری زندگی کے لئے الہام الٰہی ہونا ضروری ہے۔ اسی مرتبہ پر پہنچنے کا نام لقاء الٰہی ہے یعنی خدا کا دیدار اور خدا کا درشن ہے۔ اس درجہ پر پہنچ کر انسان کو خدا سے وہ اتصال ہوتا ہے کہ گویا وہ اس کو آنکھ سے دیکھتا ہے۔ اور اس کو قوت دی جاتی ہے اور اس کے تمام حواس اور تمام اندرونی قوتیں روشن کی جاتی ہیں اور پاک زندگی کی کشش بڑے زور سے شروع ہو جاتی ہے۔ اسی درجہ پر آکر خدا انسان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور زبان ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ بولتا ہے۔ اور ہاتھ ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ حملہ کرتا ہے اور کان ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور پیر ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ چلتا ہے۔ اسی درجہ کی طرف اشارہ ہے جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ **یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ** یہ اس کا ہاتھ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اور ایسا ہی فرماتا ہے۔

وَمَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی یعنی جو تو نے چلایا تو نے نہیں بلکہ خدا نے چلایا۔ غرض اس درجہ پر خدا تعالیٰ کے ساتھ کمال اتحاد ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی پاک مرضی روح کے رگ وریشہ میں سرایت کر جاتی ہے۔ اور اخلاقی طاقتیں جو کمزور تھیں اس درجہ میں محکم پہاڑوں کی طرح نظر آتی ہیں۔ عقل اور فراست نہایت لطافت پر آجاتی ہے۔ یہ معنے اس آیت کے ہیں جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاَیَّدَہُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡہُ اس مرتبہ میں محبت اور عشق کی نہریں ایسے طور سے جوش مارتی ہیں جو خدا تعالیٰ کیلئے مرنا اور خدا تعالیٰ کے لئے ہزاروں دکھ اٹھانا اور بے آبرو ہونا ایسا آسان ہو جاتا ہے کہ گویا ایک ہلکا سا تنکا توڑنا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف کھینچا چلا جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ کون کھینچ رہا ہے۔ ایک غیبی ہاتھ اس کو اٹھائے پھرتا ہے اور خدا کی مرضیوں کو پورا کرنا اس کی زندگی کا اصل الاصول ٹھہر جاتا ہے۔ اس مرتبہ میں خدائے تعالیٰ بہت ہی قریب دکھائی دیتا ہے جیسا کہ اُس نے فرمایا ہے۔ **وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡہِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ** یعنی ہم اس سے اس کی رگ جان سے بھی زیادہ نزدیک ہیں۔ ایسی حالت میں اس مرتبہ کا آدمی ایسا ہوتا ہے کہ جس طرح پھل پختہ ہو کر خود بخود درخت پر سے گر جاتا ہے۔ اسی طرح اس مرتبہ کے آدمی کے تمام تعلقات سفلی کالعدم ہو جاتے ہیں۔ اس کا اپنے خدا سے ایسا گہرا تعلق ہو جاتا ہے اور وہ مخلوق سے دور چلا جاتا اور خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات سے شرف پاتا ہے۔ اس مرتبہ کے حاصل کرنے کے لئے اب بھی دروازے کھلے ہیں جیسے کہ پہلے کھلے ہوئے تھے اور اب بھی خدا تعالیٰ کا فضل یہ نعمت ڈھونڈنے والوں کو دیتا ہے جیسا کہ پہلے دیتا تھا۔ مگر یہ راہ محض زبان کی فضولیوں کے ساتھ حاصل نہیں ہوتی اور فقط بے حقیقت باتوں اور لافوں سے یہ دروازہ نہیں کھلتا۔ چاہنے والے بہت ہیں مگر پانے والے کم۔ اس کا کیا سبب ہے۔ یہی کہ یہ مرتبہ سچی سرگرمی، سچی جانفشانی پر موقوف ہے۔ باتیں قیامت تک کیا کرو۔ کیا ہو سکتا ہے۔ صدق سے اس آگ پر قدم رکھنا جس کے خوف سے اور لوگ بھاگتے ہیں۔ اس راہ کی پہلی شرط ہے۔ اگر عملی سرگرمی نہیں تو لاف زنی ہیچ ہے۔ اس بارے میں اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ **وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ○** یعنی اگر میرے بندے میری نسبت سوال کریں کہ وہ کہاں ہے؟ تو انکو کہہ کہ وہ تم سے بہت ہی قریب ہے۔ میں دعا کرنیوالے کی دعا سنتا ہوں۔ پس چاہئے کہ وہ دعاؤں سے میرا وصل ڈھونڈیں اور مجھ پر ایمان لاویں تا کامیاب ہوں۔

(روحانی خزائن جلد 10، اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 394 تا 396)

پروگرامنگ اور پروڈکشن وہ دو شعبہ جات ہیں جن سے تمام ممالک کے نیشنل MTA اسٹوڈیوز کو مضبوط روابط قائم رکھنے چاہئیں
آپ جو بھی پروگرام تیار کریں وہ بہترین معیار کے ہونے چاہئیں اور وقت کی ضروریات کے مطابق ہوں

جب ایسے پروگرامز تیار ہو جائیں تو MTA اور شعبہ تبلیغ کو مل بیٹھ کر اس طرح ان پروگراموں کو مشتہر کرنا چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ممکنہ سامعین و ناظرین تک پہنچ سکیں

ہمیں ایک طرف تو ایسے پروگرام بنانے ہیں جو تمام لوگوں مرد و زن، جوانوں اور بوڑھوں کے لئے تربیت کا ذریعہ ہوں جبکہ دوسری طرف ہمیں اس طرح کے پروگرامز بھی بنانے ہیں جو اسلام کی سچائی کی تبلیغ کا بھی ذریعہ ہوں

عصرِ حاضر میں MTA ہے جو سچائی کو پھیلانے کے لئے بڑا اہم اور نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔

اس طور پر آپ سب، قطع نظر آپ کے عہدہ کے بہت خوش قسمت ہیں جو MTA میں خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی تیسری انٹرنیشنل کانفرنس کی اختتامی تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انگریزی زبان میں خطاب کا اردو ترجمہ

(فرمودہ مورخہ 13 /اپریل 2014ء بمقام طاہر ہال مسجد بیت الفتوح۔لندن)

تشہد اور تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ تین دن سے MTA انٹرنیشنل کو ایک مرتبہ پھر اپنی سالانہ عالمی کانفرنس کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے۔ جیسا کہ ابھی ہم نے رپورٹ میں بھی دیکھا کہ آپ کو اس کانفرنس کے دوران معلومات کے تبادلے اور MTA کے اندر مختلف شعبہ جات کے بارے میں جاننے کا موقع ملا ہوگا۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ نہ صرف بیرونِ ملک کے نمائندگان کے علم میں (کانفرنس میں شرکت سے) اضافہ ہوا ہوگا بلکہ مرکزی ٹیموں کو بھی ان مسائل کے بارے میں جاننے کا موقع میسر آیا ہوگا جن کا آپ کو اپنے اپنے ممالک میں سامنا رہتا ہے۔ ہر ملک کے اپنے اپنے مخصوص مسائل اور مشکلات ہوتی ہیں اور ان مشکلات سے مرکزی شعبہ جات کو آگاہ کرنا آپ کی ذاتی شمولیت سے آسان ہو جاتا ہے۔

لہٰذا مجھے یقین ہے کہ بیرونی نمائندگان نے مرکزی ٹیموں کو اپنے مسائل سے آگاہ کیا ہوگا اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ انہوں نے ان مسائل کے ہر ممکنہ حل تجویز کئے ہوں گے۔ اگرچہ چند مسائل ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا فوری حل تجویز کرنا ممکن نہیں ہوتا لیکن انشاء اللہ مستقبل قریب میں وہ ایسے پیچیدہ امور کا حل بھی پیش کر سکیں گے۔ بہرحال بیرونی نمائندوں کی شرکت اس لحاظ سے نہایت اہم ہے کہ اس سے مرکزی ٹیموں کو بھی سیکھنے اور (پیشہ ورانہ) بہتری لانے کے مواقع ملتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے ممالک سے شامل ہونے والے نمائندگان کو بھی یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مرکز ان سے کس انداز میں کام کرنے کی توقع رکھتا ہے۔ انشاء اللہ! ان باہمی روابط سے آپ کے کام اور معیار میں بہرحال بہتری آئے گی اور یہی اس کانفرنس کے انعقاد کا بنیادی مقصد بھی تھا۔

بہرحال ان تین دنوں میں باہمی روابط اور تبادلہ خیالات کے نتیجہ میں آپ سب نے تکنیکی اور عملی اعتبار سے بہت کچھ سیکھا ہوگا۔ خاص طور پر پروگرامنگ اور پروڈکشن وہ دو شعبہ جات ہیں جن سے تمام ممالک کے نیشنل MTA اسٹوڈیوز کو مضبوط روابط قائم رکھنے چاہئیں اور ایک گہرا تعلق قائم رہنا چاہئے۔ جہاں تک پروگرامنگ کا تعلق ہے میں نے ڈائریکٹر پروگرامنگ کو ہدایات دی ہیں کہ MTA کو کس نہج اور کس انداز میں پروگرام تیار کرنے چاہئیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ انہوں نے تمام متعلقہ معلومات آپ تک پہنچادی ہوں گی اور پروگراموں کی تیاری سے متعلق آپ کی بھرپور رہنمائی کی ہوگی۔ اسی طرح پروڈکشن کے شعبہ کی بھی مَیں نے تفصیل سے رہنمائی کی ہے، (اور میں امید رکھتا ہوں) دیگر ممالک کے MTA اسٹوڈیوز تک متعلقہ معلومات پہنچادی گئی ہوں گی۔

یاد رکھیں آپ جو بھی پروگرام تیار کریں وہ بہترین معیار کے ہونے چاہئیں اور وقت کی ضروریات کے مطابق ہوں۔ اگر ہم اب تک کی پروڈکشنز کا جائزہ لیں تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اردو اور انگریزی زبانوں میں چند بہت اچھا ابلاغ رکھنے والے پروگرامز تیار ہوئے ہیں جو بہت سے لوگوں کے لئے انتہائی فائدہ مند ثابت ہو رہے ہیں۔ اسی طرح MTA العربیہ بھی انہی خطوط پر کام کر رہا ہے۔ مثال کے طور پر سوال و جواب کے بعض لائیو پروگراموں میں، جو نشر ہو چکے ہیں، اٹھائے گئے سوالات اور الزامات کے بہت جامع اور مؤثر رنگ میں جوابات دیئے گئے ہیں۔ انشاء اللہ! جلد ہی ایسے پروگرامز جرمن زبان میں بھی شروع ہو جائیں گے۔ اس کی جرمنی میں اس لحاظ سے بھی بہت اہمیت ہے کہ یہاں پر بعض خاص عناصر ایسے ہیں جو اسلام مخالف ہیں جبکہ ایسے بھی ہیں جو مذہب میں دلچسپی رکھتے ہیں اور بات سننا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان تک یہ پیغام پہنچائیں اور ہم اس مقصد میں ناکامی کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا جب ایسے پروگرامز تیار ہو جائیں تو MTA اور شعبہ تبلیغ کو مل بیٹھ کر اس طرح ان پروگراموں کو مشتہر کرنا چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ممکنہ سامعین و ناظرین تک پہنچ سکیں اور اگر اس کی مناسب منصوبہ بندی کر لی جائے تو اس طریقے سے ہی کافی تبلیغ ہو سکتی ہے۔ مَیں یہ بتانا چاہوں گا کہ MTA العربیہ نے اس حوالے سے کافی کام کیا ہے اور اللہ کے فضل سے ہماری جماعت عرب دنیا کے ایک کثیر حصے میں پہنچ چکی ہے اور نتیجۃً عرب دنیا میں ایک اچھی تعداد میں بیعتیں ہو رہی ہیں۔ اسی طرح سے آپ سب کو بھرپور اور مستقل کوشش کرنی چاہیے کہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ ہم اپنی تمام تر صلاحیتوں اور وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے احمدیت کے پیغام کو دور دراز علاقوں تک پہنچا سکیں۔ آپ کو اس سلسلہ میں مستقل مزاجی، اخلاص اور دانشمندی کے ساتھ ایسی کوششیں کرنا ہوں گی جن سے ہم ان دُوررس اثرات کے حامل مقاصد کو حاصل کر سکیں۔

جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ہمارے پروگراموں کا معیار انتہائی اعلیٰ ہونا چاہیے پس پروڈکشن کے لحاظ سے MTA کو ہمیشہ بہتری کی جستجو میں لگے رہنا چاہیے۔ وہ جماعتیں جن کے پاس وسائل ہیں انہیں اچھے ساز و سامان اور کیمروں کی فراہمی پر خرچ کرنا چاہیے تا کہ معیار بہتر ہو۔ یہاں مرکز میں ٹرانسمیشن کا نیا نظام قائم کیا جا رہا ہے۔ پس جیسی عمدہ معیار کی پروڈکشنز ہوں گی نشریات کے آخری نتائج بھی ویسے ہی بہتر حاصل ہوں گے۔ ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ہمیں ایک طرف تو ایسے پروگرام بنانے ہیں جو تمام لوگوں مرد و زن، جوانوں اور بوڑھوں کے لئے تربیت کا ذریعہ ہوں جبکہ دوسری طرف ہمیں اس طرح کے پروگرامز بھی بنانے ہیں جو اسلام کی سچائی کی تبلیغ کا بھی ذریعہ ہوں اور MTA کو ایسے پروگرام مستقل بنیادوں پر تیار کرتے رہنا چاہئے جو آج کے معاشرے میں اور عصر حاضر کے مسائل کے حوالہ سے اسلام سے متعلقہ سوالات کا جواب دینے اور اس بارے میں پیدا ہونے والے شکوک و شبہات کا بطور خاص نوجوان ذہنوں سے ازالہ کرنے والے ہوں۔ ایسے پروگراموں میں دیئے گئے جوابات کو اسلام کی حقیقی تعلیم اور ہماری جماعت کی تعلیمات کا آئینہ دار ہونا چاہیے۔ میری نصیحت ہے کہ ابتدائی طور پر ایسے پروگرام لائیو نشر کرنے کی بجائے پہلے سے ریکارڈ شدہ ہونے چاہئیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض مسائل یا اٹھائے گئے سوالات کے بارے میں پروگرام کے شرکاء یقینی طور پر نہیں جانتے ہوں گے کہ ان کا جواب کس طور پر دیا جانا چاہیے۔ اس لئے ان کو اسی طرح ریکارڈ کر لینا چاہیے جس طرح Faith Matters والے کرتے ہیں۔ اس طرح یہ امر یقینی بنایا جا سکے گا کہ دیئے گئے جوابات درست اور ہماری تعلیمات اور روایات کے مطابق ہوں۔

اگر جرمن اور فرنچ میں بھی اس طرح کے کچھ پروگرام ریکارڈ کئے جا سکیں تو وہ فوری اور دوررس حوالے سے یکساں مفید ہوں گے۔ فرنچ کے حوالے سے تو کئی افریقن ممالک فرانسیسی بولنے والے ہیں اور کینیڈا کے ساتھ ساتھ بعض جزائر میں بھی فرانسیسی بولی جاتی ہے۔ جرمن زبان بھی جرمنی کے علاوہ سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا جیسے ممالک میں کئی ملین لوگ بولتے ہیں۔ پس میں مقامی MTA اسٹوڈیوز کو تحریک کرتا ہوں کہ ان زبانوں میں میری ابھی ابھی بتائی گئی نصائح کے مطابق پروگرام تیار کریں۔ عملاً تمام ممالک سے آئے ہوئے نمائندگان MTA کے لئے پروگرام بناتے وقت ان نکات کو مدّنظر رکھا کریں۔

یاد رکھیں جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا گیا تھا وہ دنیا کے لوگوں کو اسلام کا صحیح اور اصل چہرہ دکھانا تھا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا (المرسلات:04) جس کا مطلب یہ ہے کہ اور وہ طاقتیں جو سچائی کو بہترین طور پر پھیلاتی ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جو سچائی کے پیغام کو پیش کرتے اور دنیا کے اطراف و جوار میں پھیلاتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ نے بہت خاص اور معزز مقام سے نوازا ہے۔ اور عصرِ حاضر میں MTA ہے جو سچائی کو پھیلانے کے لئے بڑا اہم اور نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ اس طور پر آپ سب، قطع نظر آپ کے عہدہ کے بہت خوش قسمت ہیں جو MTA میں خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔ اس عہد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا گیا کہ وہ قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو قائم کریں اور ان کا احیاء کریں۔ پس اس عظیم جدوجہد اور مقصد میں آپ کو موقع ملا ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدد اور تعاون کر سکیں۔

پس آپ سب خوش قسمت ہیں جن کو اس عظیم الٰہی مقصد کی برکات اور انعامات سے حصہ پانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس بات سے قطع نظر کہ MTA میں خدمت آپ کس حیثیت میں کر رہے ہیں، یہ بات ہمیشہ مدّنظر رکھیں کہ آپ کس قدر خوش نصیب ہیں جو آپ کو اس خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ اگر آپ کیمرے کے پیچھے کھڑے ہونے والے ایک خاموش رضا کار ہیں تو آپ خوش قسمت ہیں، اگر آپ MTA کے کسی بھی شعبہ میں کارکن ہیں تو آپ خوش نصیب ہیں، اگر آپ کسی پروگرام کے میزبان یا شریکِ گفتگو ہیں تو آپ بہت خوش قسمت ہیں، اگر آپ پروڈکشن میں کام کر رہے ہیں اور نئی تکنیک وضع کر رہے ہیں یا کسی فوٹیج کی ایڈیٹنگ کر رہے ہیں تو آپ خوش نصیب ہیں، اگر آپ کو ٹرانسمیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے نشریات کی ذمہ داری دی گئی ہے تو بھی آپ خوش نصیب ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ آپ کسی بھی حیثیت یا صورت میں MTA سے متعلق ہیں تو آپ خوش نصیب ہیں اور برکات سے حصہ پا رہے ہیں اور آپ کی اس قدر خوش بختی کا باعث یہ ہے کہ آپ سچائی کو پھیلا رہے ہیں اور روحانیت کے نور سے دنیا بھر کے ناظرین کے گھروں کو منور کرنے والے بن رہے ہیں۔

پس یہ بہت عظیم اور باعثِ شرف خدمت ہے جو آپ بجالا رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن میں ممد و معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں ایسے بابرکت نظام کے تحت خدمت کی توفیق پانا بہت بڑا اعزاز ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو انتہائی اخلاص کے ساتھ اور بے لوث رنگ میں اِن خدمات کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے کام کو ہر پہلو سے بہتر اور ترقی کی راہ پر گامزن رہنے کے قابل بنائے۔ آمین۔

اب ہم دعا کریں گے۔ دعا میں میرے ساتھ شامل ہو جائیں۔

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی اہمیت، اس کے مقام، اس کی تلاوت، اس پر تدبّر، اس پر عمل کرنے کی ضرورت اور اس کے انسانی زندگی پر اثرات سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے پُر معارف بیان اور احباب جماعت کو ان امور کی طرف توجہ دینے کی تاکیدی نصائح

مکرم کلیم احمد وسیم صاحب آف لندن اور مکرم الحاج عاصم زکی بشیر الدین صاحب آف امریکہ کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11 / جولائی 2014ء بمطابق 11 وفا 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل یکم اگست 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ (البقرۃ:186)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہوں یا سفر پر ہوں تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

قرآن کریم کی اہمیت، اس کے مقام، اس پر عمل کرنے کی ضرورت اور کس طرح عمل کرنا ہے، کن لوگوں کے لئے یہ زندگی پیدا کرنے کا ذریعہ بنتا ہے، انسانی زندگی پر اس کے کیا اثرات ہیں، غرض کہ بیشمار باتیں ہیں جن کی تفصیل ہمیں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بتائی ہے۔ اس لئے کہ نہ صرف ہم اس عظیم شرعی کتاب پر عمل کر کے اپنی روحانی، دینی، اخلاقی ترقی کے سامان کریں بلکہ دنیاوی ترقی کے بھی سامان کریں۔ اور اس آیت میں جس کی میں نے تلاوت کی ہے رمضان کے مہینے کے ساتھ جوڑ کر قرآن کریم کی برکات کا رمضان کے ساتھ تعلق قائم فرمایا ہے اور رمضان کے تعلق کو قرآن کے ساتھ قائم کر کے رمضان کی اہمیت مزید اجاگر کی گئی ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ کہہ کر بتایا کہ اس آخری شرعی اور کامل کتاب کا تعلق رمضان سے ہے اور جو شخص چاہتا ہے کہ اپنے ایمان میں ترقی کرے، جو چاہتا ہے کہ اس آخری اور مکمل کتاب اور شریعت کو دنیا میں پھیلائے اور دنیا اس کو جان لے، جو شخص چاہتا ہے کہ اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لے جانے کی کوشش کرے، جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے اور فَاِنِّیْ قَرِيْبٌ کی آواز سنے تو پھر رمضان اور قرآن کا حق ادا کرے، ان کے آپس کے تعلق کو جانے۔ اس مہینے میں یہ فاصلے جو عام دنوں اور مہینوں میں بہت دُور لگتے ہیں سمیٹ کر قریب کر دیئے ہیں۔ پس ایک مومن اس مہینے سے جتنا بھی فیض پا سکتا ہے اسے پانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آیت کے اس حصّے کے بارہ میں مفسّرین نے لکھا ہے کہ رمضان کے روزوں کی اتنی اہمیت ہے کہ اس کے بارے میں قرآن کریم میں خاص طور پر احکام نازل کئے گئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا کہ: "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ... یہی ایک فقرہ ہے جس سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے"۔

(البدر جلد 1 نمبر 7، 12 دسمبر 1902ء صفحہ 52 کالم 2)

اور پھر یہ بھی فرمایا کہ اس عظمت کی وجہ سے روزے کا اجر بھی بہت بڑا اور عظیم ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 257)

لیکن ان کے لئے جو ان روزوں اور قرآن کے آپس کے تعلق کا بھی حق ادا کریں اور اس کا حق یہ ہے کہ روزوں کے ساتھ قرآن کریم کو پڑھیں۔ اس پر غور کریں۔ اس کی تفسیریں سنیں یا پڑھیں۔ کیونکہ جہاں تک میرا علم ہے مَیں نے جائزہ لیا ہے ہم میں سے بھی بہت سے ایسے، ہیں بڑی تعداد ایسی ہے جو رمضان میں بھی قرآن کریم کا حق ادا کرنے کی کوشش نہیں کرتے، پورا نہیں پڑھتے۔ مطلب یہ ہے کہ جس توجہ سے پڑھنا چاہئے اس طرح نہیں پڑھتے۔ اگر پڑھا بھی تو بے دلی سے تھوڑا سا پڑھ لیا۔ تو بہرحال اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

پھر شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ کے ایک یہ معنی بھی ہیں کہ اس مہینے میں قرآن کا نزول شروع ہوا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی یہی روایت ہے کہ جبریل ہر سال رمضان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نازل شدہ قرآن کا دور کیا کرتے تھے اور آپ کے وصال کے سال یہ دور دو مرتبہ کیا گیا۔ دو دفعہ قرآن کریم دہرایا گیا۔

(صحیح البخاری کتاب فضائل القرآن باب کان جبریل یعرض القرآن علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ اور اللہ تعالیٰ کے خاص منشاء سے آپ کا یہ طریق ہمیں توجہ دلاتا ہے کہ ہم قرآن کریم کو کم از کم ایک بار تو ضرور رمضان میں ختم کرنے کی کوشش کریں اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس پر غور بھی کریں۔ جب غور کریں گے، پڑھیں گے، سمجھیں گے تو تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل کرنے والے ہو سکیں گے کہ هُدًى لِّلنَّاسِ۔ کہ انسانوں کے لئے ہدایت ہے۔ ان انسانوں کے لئے ہدایت ہے جو اس سے ہدایت لینا چاہتے ہیں اور ہدایت پڑھے اور سمجھے بغیر تو نہیں مل سکتی۔

پس اس کا پڑھنا اور پڑھ کر سمجھنا ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ ہدایت دلائل کے ساتھ ہے۔ تم لوگوں کو صرف یہ حکم نہیں دے دیا کہ تم اس کو پڑھو، اس میں ہدایت ہے بلکہ ہر ہدایت کی دلیل دی گئی ہے۔ اس کو سمجھو، پڑھو اور اپنے اوپر لاگو کرو کیونکہ دلائل کے ساتھ سمجھی ہوئی بات پر عمل دل کی گہرائی سے ہو سکتا ہے، حقیقی رنگ میں ہو سکتا ہے۔ اس ہدایت کی روح کو سمجھتے ہوئے ہو سکتا ہے۔ پھر یہ کہ بَيِّنَات کے ساتھ، دلائل کے ساتھ جو ہدایت ہے اس کو دوسروں تک پہنچانے اور غیروں کو سمجھانے میں بھی آسانی پیدا ہوتی ہے اور یوں قرآن کریم کے ذریعہ تبلیغ کا، ایک جہاد کا جو حکم ہے وہ بھی پورا ہوتا ہے۔ اور پھر یہ بھی اعلان فرمایا کہ اس میں فرقان بھی ہے۔ ایسے ٹھوس اور بیّن دلائل ہیں جو حق اور باطل میں فرق کر دیتے ہیں۔ اس پر عمل کرنے والا بھی دوسروں سے مختلف نظر آتا ہے۔ جو بھی قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر رہا ہے وہ دوسروں سے بہرحال مختلف نظر آئے گا۔ اس کی عملی اور روحانی اور اعتقادی حالت بھی دوسروں سے نمایاں طور پر اعلیٰ درجے پر پہنچی ہوگی۔ اور قرآن کے مقابل پر جب ہم دوسروں سے بات کرتے ہیں تب بھی جب ہم قرآن کی دلیل سے بات کریں گے تو قرآن کے مقابل پر کوئی اور کتاب یا کوئی اور دین کھڑا ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں ایسی تعلیمات ہیں، ایسے تاریخی شواہد ہیں، دوسرے دینوں کے مقابل پر ایسے دلائل ہیں جو روز روشن کی طرح اپنی برتری ثابت کر دیتے ہیں۔ اس کتاب کے شروع سے آخر تک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے اور اب تک اپنی اصلی حالت میں محفوظ رہنے کا قرآن کریم اعلان کرتا ہے اور ہمیشہ محفوظ رہنے کا قرآن کریم اعلان کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رمضان کے مہینے میں روزوں کے ساتھ جو ایک مجاہدہ ہے اس علم و عرفان کے خزانے کو پڑھنے اور سیکھنے کی بھی کوشش کرو اور اس کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بناؤ۔ اس کے احکامات پر غور کرو اور اپنی زندگیوں پر لاگو کرو۔ اس کے بھولے ہوئے حصے کو اس مہینے میں بار بار دہرا کر تازہ کرو۔ اس کی تعلیمات کی جگالی کر کے اس مہینے میں اپنا جائزہ لو کہ کس حد تک تم قرآن کریم پر عمل کر رہے ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ ہمیں فرماتا ہے کیونکہ یہی باتیں ہیں جو دنیا و عاقبت سنوارنے والی بنتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

"یعنی قرآن میں تین صفتیں ہیں اول یہ کہ جو علوم دین لوگوں کو معلوم نہیں رہے تھے ان کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔ دوسرے جن علوم میں پہلے کچھ اجمال چلا آتا تھا ان کی تفصیل بیان کرتا ہے۔ تیسرے جن امور میں اختلاف اور تنازع پیدا ہو گیا تھا ان میں قول فیصل بیان کر کے حق اور باطل میں فرق ظاہر کرتا ہے۔"

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 225 حاشیہ نمبر 11)

پس یہ ایک ایسی جامع کتاب ہے اور مکمل کتاب ہے جس کا کوئی ثانی نہیں جس میں ہر چیز مکمل طور پر بیان کر دی۔ تمام پرانے دینوں کی غلطیاں نکال دیں۔ تمام پرانی کتابوں کی کمیاں پوری کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ بھی احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانے میں پیدا کیا اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور یہ توفیق دے کر آپ کے ذریعہ سے قرآن کریم کی اہمیت و معرفت جاننے کے سامان بھی مہیا فرمائے۔ قرآن کریم کے علوم و معرفت کے خزانے آپ نے ہمارے سامنے پیش فرمائے۔ اس کا صحیح ادراک تو آپ کی کتب پڑھنے سے ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے۔ بہرحال اس وقت میں قرآن کریم کے بارے میں آپ کے چند اقتباسات رکھوں گا جس سے قرآن کریم کے مقام و اہمیت کا پتا چلتا ہے۔ اور اس بارے میں ادا کرنے والی ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں، ان کی

طرف توجہ ہوتی ہے تا کہ ہم ان باتوں کو سامنے رکھ کر قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے اور عمل کرنے کی طرف توجہ دیں۔ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے یہ تو اس کے صرف اتنے حصے کی میں نے تھوڑی سی وضاحت کی ہے۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھوں گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’خاتم النبیّین کا لفظ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بولا گیا ہے بجائے خود چاہتا ہے اور بالطبع اسی لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں اور حقیقت میں وہ کمالات اس میں موجود ہیں۔ کیونکہ کلام الٰہی کے نزول کا عام قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ کہ جس قدر قوت قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے اس قدر قوت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوا ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی اور تمام مقاماتِ کمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ اس مقام پر قرآن شریف جو آپ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ اور جیسے نبوت کے کمالات آپ پر ختم ہو گئے اسی طرح پر اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے۔ آپ خاتم النبیّین ٹھہرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری۔ جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔ یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت، کیا باعتبار ترتیب مضامین، کیا باعتبار تعلیم، کیا باعتبار کمالاتِ تعلیم، کیا باعتبار ثمراتِ تعلیم۔ غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآن شریف کا کمال نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے کسی خاص امر کی نظیر نہیں مانگی بلکہ عام طور پر نظیر طلب کی ہے یعنی جس پہلو سے چاہو مقابلہ کرو خواہ بلحاظ فصاحت و بلاغت، خواہ بلحاظ مطالب و مقاصد، خواہ بلحاظ تعلیم، خواہ بلحاظ پیشگوئیوں اور غیب کے جو قرآن شریف میں موجود ہیں۔ غرض کسی رنگ میں دیکھو یہ معجزہ ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 26۔27۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر قرآن کریم کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے آپ ہمیں توجہ دلاتے ہیں۔ فرمایا کہ:

’’اگر ہمارے پاس قرآن نہ ہوتا اور حدیثوں کے یہ مجموعے ہی مایہ ناز ایمان واعتقاد ہوتے (اگر صرف حدیثوں پر ہی اعتقاد کرنا ہے) تو ہم قوموں کو شرمساری سے منہ بھی نہ دکھا سکتے۔‘‘ فرمایا: ’’مَیں نے قرآن کے لفظ میں غور کی تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اَور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے لائق کتاب ہوگی۔ جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اُس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی۔ فرقان کے بھی یہی معنی ہیں۔ یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی۔ اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہیے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبّر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کریں۔ بڑے تأسّف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتناء اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 386۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر اصلاح کے ذرائع بیان کرتے ہوئے آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ:

’’تبدیلی اور اصلاح کس طرح ہو؟ اس کا جواب وہی ہے کہ نماز سے جو اصل دعا ہے‘‘۔ پہلی بات نماز۔ پھر فرمایا: ’’قرآن شریف پر تدبر کرو۔ اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانے کی خبریں ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 102۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس پہلی چیز جو ہے نمازوں کی طرف توجہ ہے۔ اور اِن دنوں میں تو خاص طور پر باجماعت نمازوں کی طرف توجہ ہونی چاہئے، خاص اہتمام ہونا چاہئے۔ اور پھر قرآن کریم کا کیونکہ رمضان سے تعلق ہے اس لئے ان دنوں میں اگر پڑھنے کی عادت ڈال لیں اور سوچنے کی اور سمجھنے کی عادت ڈال لیں، اپنے اوپر اس تعلیم کو لاگو کرنے کی عادت ڈال لیں تو وہ پھر آئندہ بھی کام آتی ہے۔

فرمایا کہ: ’’نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانے کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اس کی تعلیم اُس زمانے کے حسب حال ہو تو ہو لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں۔ یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دُور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 102۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ بیان فرماتے تھے کہ ایک دفعہ پاکستان کے ایک وزیر ماؤزے تنگ کے زمانے میں چائنا (China) کے دورے پر گئے۔ انہوں نے ماؤ صاحب سے پوچھا کہ آپ نے اپنی قوم میں یہ انقلاب پیدا کیا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا تم مجھ سے کیا پوچھتے ہو۔ جاؤ اپنے نبی کا اُسوہ دیکھو اور اپنے قرآن کریم کو پڑھو اور اس پر عمل کرو تو تمہیں سب کچھ مل جائے گا۔ تو غیروں کو بھی جو عقلمند ہیں چاہے وہ مانیں نہ مانیں لیکن قرآن کریم میں ایک نور نظر آتا ہے۔

پھر قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے سے کیا انقلاب آتے ہیں؟ اس بارے میں معجزات کے بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ:

’’دوسرا معجزہ قرآن شریف کا جو ہمارے لئے حکم مشہود و محسوس کا رکھتا ہے‘‘ (بڑا واضح ہے) ’’وہ عجیب و غریب تبدیلیاں ہیں جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہ برکت پیروی قرآن شریف و اثر صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہور میں آئیں۔ جب ہم اس بات کو دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ مشرف بہ اسلام ہونے سے پہلے کیسے اور کس طریق اور عادت کے آدمی تھے اور پھر بعد شرف صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و اتباعِ قرآن شریف کس رنگ میں آئے اور کیسے عقائد میں، اخلاق میں، چلن میں، گفتار میں، رفتار میں، کردار میں اور اپنی جمیع عادات خبیثہ حالت سے منتقل ہو کر نہایت طیب اور پاک حالت میں داخل کئے گئے تو ہمیں اس تاثیر عظیم کو دیکھ کر جس نے ان کے زنگ خوردہ وجودوں کو ایک عجیب تازگی بخشی اور روشنی اور چمک بخش دی تھی اقرار کرنا پڑتا ہے کہ یہ تصرف ایک خارق عادت تصرف تھا جو خاص خدا تعالیٰ کے ہاتھ نے کیا۔‘‘

(ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 447)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور قرآن کریم کی تعلیم پر عمل اور وجوہات پہلے آپ نے بیان کر دیں۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں:

’’پھر یہ امر بھی ہر یک منصف پر ظاہر ہے کہ وہی جاہل اور وحشی اور یاوہ اور ناپارسا طبع لوگ اسلام میں داخل ہونے اور قرآن کو قبول کرنے کے بعد کیسے ہو گئے اور کیونکر تاثیرات کلام الٰہی اور صحبت نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ہی تھوڑے عرصہ میں ان کے دلوں کو یکلخت ایسا مبدّل کر دیا کہ وہ جہالت کے بعد معارف دینی سے مالا مال ہو گئے اور محبت دنیا کے بعد الٰہی محبت میں ایسے کھوئے گئے کہ اپنے وطنوں، اپنے مالوں، اپنے عزیزوں، اپنی عزتوں، اپنی جان کے آراموں کو اللہ جل شانہ کے راضی کرنے کے لئے چھوڑ دیا۔ چنانچہ یہ دونوں سلسلے ان کی پہلی حالت اور اس نئی زندگی کے جو بعد اسلام انہیں نصیب ہوئے قرآن شریف میں ایسی صفائی سے درج ہیں کہ ایک صالح اور نیک دل آدمی پڑھنے کے وقت بے اختیار چشم پُرآب ہو جاتا ہے۔ پس وہ کیا چیز تھی جو ان کو اتنی جلدی ایک عالَم سے دوسرے عالَم کی طرف کھینچ کر لے گئی۔ وہ دو ہی باتیں تھیں۔ ایک یہ کہ وہ نبی معصوم اپنی قوت قدسیہ میں نہایت ہی قوی الاثر تھا، ایسا کہ نہ کبھی ہوا اور نہ ہوگا۔ دوسری خدائے قادر و مطلق حیّ قیوم کے پاک کلام کی زبردست اور عجیب تاثیریں تھیں کہ جو ایک گروہ کثیر کو ہزاروں ظلمتوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں۔ بلاشبہ یہ قرآنی تاثیریں خارق عادت ہیں کیونکہ کوئی دنیا میں بطور نظیر نہیں بتلا سکتا کہ کبھی کسی کتاب نے ایسی تاثیر کی۔ کون اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ کسی کتاب نے ایسی عجیب تبدیل و اصلاح کی جیسی قرآن شریف نے کی۔...... لاکھوں مقدّسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کے اتباع سے برکات الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے۔ خدائے تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اترتے ہیں اور معارف اور نکات ان کے مونہہ سے نکلتے ہیں ایک قوی توکّل ان کو عطا ہوتی ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے اور ایک لذّیذ محبت الٰہی جو لذت وصال سے پرورش یاب ہے ان کے دلوں میں رکھی جاتی ہے۔ اگر ان کے وجودوں کو ہاون مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز حبِّ الٰہی کے اور کچھ نہیں۔‘‘

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 77 تا 79 حاشیہ)

ان کو بیشک جتنا مرضی پیسیں جس طرح گرائنڈر میں پیستے ہیں اور سخت شکنجوں میں نچوڑیں، ان کا عرق نکالیں اگر کوئی ایسی چیز کسی انسان کے پاس نکالنے کی ہو تو ایسے لوگ جو ہیں جو قرآن کی تعلیم پر غور کرنے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق رکھنے والے ہیں ان کا آخری نتیجہ کیا نکلے گا۔ یہی کہ محبت الٰہی کا عرق ان میں سے نکلے گا اور کچھ بھی نہیں ہوگا۔

فرمایا ’’دنیا ان سے ناواقف اور وہ دنیا سے دُور تر و بلند تر ہیں۔ خدا کے معاملات ان سے خارق عادت ہیں۔ انہیں پر ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے۔ انہیں پر کھلا ہے کہ ایک ہے۔ جب وہ دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی سنتا ہے۔ جب وہ پکارتے ہیں تو وہ انہیں جواب دیتا ہے۔ جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ ان کی طرف دوڑتا ہے۔ وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی در و دیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔ پس وہ اس کی ظاہری و باطنی و روحانی و جسمانی تائیدوں سے شناخت کئے جاتے ہیں اور وہ ہر یک میدان میں ان کی مدد کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے اور وہ ان کا ہے۔

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
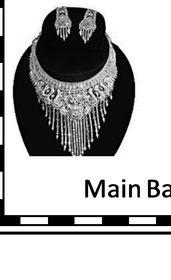

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

یہ باتیں بلاثبوت نہیں۔‘‘ (سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 77 تا 79 حاشیہ)

پھر آج بھی ترقی کا یہی گر ہے کہ قرآنی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ صرف مان لینا کافی نہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اصل یہی ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں سکھایا ہے جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔ جس قدر وہ قرآن شریف سے دور جا رہے ہیں اسی قدر وہ ترقی کے مدارج اور راہوں سے دور جا رہے ہیں۔ قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 379۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے دوبارہ آپ نے فرمایا۔ پہلے بھی مَیں نے یہ اقتباس پڑھا ہے کہ:

’’سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ اور حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن۔ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے۔‘‘ یہی بتائے گا کہ تمہارے میں ایمان کیسا تھا؟ تصدیق کرے گا یا جھٹلائے گا۔

فرمایا: ’’اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے‘‘۔ (کوئی کتاب ایسی نہیں جو تمہیں ہدایت دے جب تک قرآن میں سے نہیں گزرو گے۔ جب تک اس میں قرآن کریم کی تعلیمات کا ذکر نہیں ہو گا۔) فرمایا: ’’خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مُضغہ کی طرح ہوتی‘‘۔ (بڑے گندے لوتھڑے کی طرح ہوتی۔) ’’قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔‘‘ (کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27-26)

پھر اس کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن مجید ایک ایسی پاک کتاب ہے جو اس وقت دنیا میں آئی تھی جبکہ بڑے بڑے فساد پھیلے ہوئے تھے اور بہت سی اعتقادی اور عملی غلطیاں رائج ہو گئی تھیں اور قریباً سب کے سب لوگ بداعمالیوں اور بدعقیدگیوں میں گرفتار تھے۔ اس کی طرف اللہ جل شانہ قرآن مجید میں اشارہ فرماتا ہے۔ ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۔ یعنی تمام لوگ کیا اہل کتاب اور کیا دوسرے سب کے سب بدعقیدگیوں میں مبتلا تھے اور دنیا میں فساد عظیم برپا تھا۔ غرض ایسے زمانے میں خدا تعالیٰ نے تمام عقائد باطلہ کی تردید کے لئے قرآن مجید جیسی کامل کتاب ہماری ہدایت کے لئے بھیجی جس میں کُل مذاہب باطلہ کا ردّ موجود ہے اور خاص کر سورۃ فاتحہ میں جو پنج وقت ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اشارہ کے طور پر کُل عقائد کا ذکر ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 31۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’(قرآن میں) جس قدر خداوند قادر مطلق نے تمام دنیا کے مقابلہ پر، تمام مخالفوں کے مقابلہ پر، تمام دشمنوں کے مقابلہ پر، تمام منکروں کے مقابلہ پر، تمام دولتمندوں کے مقابلہ پر، تمام زورآوروں کے مقابلہ پر، تمام بادشاہوں کے مقابلہ پر، تمام حکیموں کے مقابلہ پر، تمام فلاسفروں کے مقابلہ پر، تمام اہل مذہب کے مقابلہ پر ایک عاجز ناتوان بے زر، بے زور ایک اُمّی ناخوان بے علم، بے تربیت کو اپنی خداوندی کے کامل جلال سے کامیابی کے وعدے دیئے ہیں، کیا کوئی ایمانداروں اور حق کے طالبوں میں سے شک کر سکتا ہے کہ یہ تمام مواعید کہ جو اپنے وقتوں پر پورے ہو گئے اور ہوتے جاتے ہیں یہ کسی انسان کا کام ہے؟‘‘

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 267-266 حاشیہ نمبر 11)

تلاوت کے آداب کے بارے میں کسی نے سوال کیا تھا کہ قرآن شریف کس طرح پڑھا جائے؟ آپ نے فرمایا:

’’قرآن شریف تدبر و تفکّر و غور سے پڑھنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے رُبَّ قَارٍ یَلْعَنُہُ الْقُرْاٰن۔ یعنی بہت ایسے قرآن کریم کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ جو شخص قرآن پڑھتا اور اس پر عمل نہیں کرتا اس پر قرآن مجید لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر و غور سے پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 157۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ تلاوت کی غرض کس طرح پوری ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا:

’’لوگ قرآن شریف پڑھتے ہیں مگر طوطے کی طرح یونہی بغیر سوچے سمجھے چلے جاتے ہیں جیسے ایک پنڈت اپنی پوتھی کو اندھا دھند پڑھتا جاتا ہے، نہ خود سمجھتا ہے اور نہ سننے والوں کو پتا لگتا ہے۔ اسی طرح پر قرآن شریف کی تلاوت کا طریق صرف یہ رہ گیا ہے کہ دو چار سپارے پڑھ لئے اور کچھ معلوم نہیں کہ کیا پڑھا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہ سُر لگا کر پڑھ لیا اور قاف اور عین کو پورے طور پر ادا کر دیا۔ قرآن شریف کو عمدہ طور پر اور خوش الحانی سے پڑھنا بھی ایک اچھی بات ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 429-428۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن)

حدیث میں بھی آیا ہے کہ اچھی تلاوت کرنی چاہئے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب استحباب الترتیل فی القراءۃ حدیث نمبر 1468)

’’مگر قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے۔ یاد رکھو کہ قرآن شریف میں ایک عجیب و غریب اور سچا فلسفہ ہے۔ اس میں ایک نظام ہے جس کی قدر نہیں کی جاتی۔ جب تک نظام اور ترتیب قرآنی کو مدّنظر نہ رکھا جاوے اس پر پورا غور نہ کیا جاوے قرآن شریف کی تلاوت کے اغراض پورے نہ ہوں گے۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 429-428۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن)

پھر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ کلام اللہ کی تلاوت سے محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے، آپ فرماتے ہیں:

’’پرستش کی جڑ تلاوت کلام الٰہی ہے کیونکہ محبوب کا کلام اگر پڑھا جائے یا سنا جائے تو ضرور سچے محب کے لئے محبت انگیز ہوتا ہے اور شورش عشق پیدا کرتا ہے‘‘۔ (سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 283)

فرمایا کہ دلوں کی سختی کا علاج بھی قرآن کریم میں ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

’’انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے اور جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے۔ جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور بداعمالیوں سے بچے جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔...... دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمتِ الٰہی میرے بھی شامل حال ہو۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے پھر آگے چل کر اور قسم کا چنتا ہے۔ پس چاہئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے‘‘۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 519۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ قرآن کریم کے بعد اب کسی اور الہامی کتاب کی ضرورت نہیں بالکل کامل اور مکمل کتاب ہے۔ فرماتے ہیں ’’قرآن شریف ایسے زمانے میں آیا تھا کہ جس میں ہر ایک طرح کی ضرورتیں کہ جن کا پیش آنا ممکن ہے پیش آ گئی تھیں۔ یعنی تمام امور اخلاقی اور اعتقادی اور قولی اور فعلی بگڑ گئے تھے اور ہر ایک قسم کا افراط تفریط اور ہر یک نوع کا فساد اپنی انتہا کو پہنچ گیا تھا اس لئے قرآن شریف کی تعلیم بھی انتہائی درجے پر نازل ہوئی۔ پس انہی معنوں سے شریعت فرقانی مختتم اور مکمل ٹھہری اور پہلی شریعتیں ناقص رہیں۔ کیونکہ پہلے زمانوں میں وہ مفاسد کہ جن کی اصلاح کے لئے الہامی کتابیں آئیں وہ بھی انتہائی درجہ پر نہیں پہنچے تھے۔ اور قرآن شریف کے وقت میں وہ سب اپنی انتہا کو پہنچ گئے تھے۔ پس اب قرآن شریف اور دوسری الہامی کتابوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی کتابیں اگر ہر ایک طرح کے خلل سے محفوظ بھی رہتیں پھر بھی بوجہ ناقص ہونے تعلیم کے ضرور تھا کہ کسی وقت کامل تعلیم یعنی فرقان مجید ظہور پذیر ہوتا‘‘۔ (اگر اس وقت کے لحاظ سے مکمل بھی تھیں تو تب بھی کیونکہ اس وقت کی ضروریات اَور تھیں اس لئے تعلیم پھر بھی نامکمل رہنی تھی اور قرآن کریم کا ظہور بہرحال ہونا تھا۔) فرمایا ’’مگر قرآن شریف کے لئے اب یہ ضرورت درپیش نہیں کہ اس کے بعد کوئی اور کتاب بھی آوے۔ کیونکہ کمال کے بعد اور کوئی درجہ باقی نہیں۔ ہاں اگر یہ فرض کیا جائے کہ کسی وقت اصول حقہ قرآن شریف کے وید اور انجیل کی طرح مشرکانہ اصول بنائے جائیں گے اور تعلیمِ توحید میں تبدیل اور تحریف عمل میں آوے گی یا اگر ساتھ اس کے یہ بھی فرض کیا جائے جو کسی زمانے میں وہ کروڑہا مسلمان جو توحید پر قائم ہیں وہ بھی پھر طریق شرک اور مخلوق پرستی کا اختیار کر لیں گے تو بیشک ایسی صورتوں میں دوسری شریعت اور دوسرے رسول کا آنا ضروری ہو گا مگر دونوں قسم کے فرض محال ہیں‘‘۔ (کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا کہ یہ ہو۔)

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 102-101 حاشیہ نمبر 9)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یاد رکھو قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآن شریف پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دُور پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفابخش نسخہ ہے اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہ ہیں اُن کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خُنک ہے اور اس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفا ہے۔ یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان حکیم چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اسے تو چاہئے تھا کہ وہ اس چشمہ پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اس کے لُطف اور شفا بخش پانی سے حظ اٹھاتا مگر باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بے خبر۔ اور اس وقت تک اس سے دور رہتا ہے جب موت آ کر خاتمہ کر دیتی ہے۔ اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔ مسلمانوں کی حالت اس وقت ایسی ہی ہو رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہیے مگر نہیں۔ اس کی پرواہ بھی نہیں کی جاتی۔ ایک شخص جو نہایت ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ اور پھر نری ہمدردی ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم اور ایماء سے اس طرف بلاوے تو اسے کذّاب اور دجّال کہا جاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا قابل رحم حالت اس قوم کی ہوگی۔ مسلمانوں کو چاہیے تھا اور اب بھی ان کے لیے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں۔ اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ کاش مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے یہ ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے اور وہ اس پر چل کر فائدہ اُٹھائیں۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 140۔141۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور اس کی تاثیرات ہمیشہ زندہ اور تازہ بتازہ ہیں۔ چنانچہ مَیں اس وقت اس ثبوت کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اس کی حمایت اور تائید کے لیے بھیجتا رہا ہے۔ کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا تھا۔ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10)۔ یعنی بے شک ہم نے ہی اس ذکر (یعنی قرآن شریف) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ قرآن شریف کی حفاظت کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ توریت یا کسی اور کتاب کے لیے نہیں۔ اس لیے ان کتابوں میں انسانی چالاکیوں نے اپنا کام کیا۔ قرآن شریف کی حفاظت کا یہ بڑا زبردست ذریعہ ہے کہ اس کی تاثیرات کا ہمیشہ تازہ بتازہ ثبوت ملتا رہتا ہے اور یہود نے چونکہ توریت کو بالکل چھوڑ دیا ہے اس لئے ان میں کوئی اثر اور قوت باقی نہیں رہی جو ان کی موت پر دلالت کرتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 117-116۔ ایڈیشن 1984 مطبوعہ لندن)

پھر بڑے درد کے ساتھ آپ نے ایک نصیحت فرمائی۔ فرمایا

''تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

یہ چند اقتباسات قرآن کریم کی اہمیت و تلاوت کی طرف توجہ دلانے، اور تعلیم پر غور کرنے اور عمل کرنے کی طرف توجہ دلانے کے لئے مَیں نے پڑھے ہیں تا کہ ہم میں سے ہر ایک کو ان کی طرف توجہ پیدا ہو اور اس رمضان میں ہم اس اہم خزانے سے فیض پانے والے ہوں۔ جیسا کہ شروع میں مَیں نے کہا اس کو پڑھیں اور غور کریں اور جو چیزیں بھول گئے ہیں۔ بعض لوگوں نے بعض آیات یاد بھی کی ہوتی ہیں لیکن بھول گئے، ان کو دہرائیں، یاد کریں۔ جو احکامات نظروں سے اوجھل ہو گئے ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ابھی نماز کے بعد میں دو جنازے پڑھاؤں گا۔ ایک نماز جنازہ حاضر ہے۔ ہمارے کلیم احمد وسیم صاحب ایم ٹی اے کے کارکن تھے 6/جولائی کو دل کا دورہ پڑنے سے 54 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

یہ مرحوم حضرت حاجی محمد دین صاحب درویش قادیان کے پوتے تھے۔ سید صادق علی صاحب سہارن پور کے نواسے تھے۔ مبارک ساقی صاحب جو یہاں مبلغ رہے ہیں، وکیل التبشیر بھی رہے ہیں یہ اُن کے داماد تھے۔ مکرم کلیم صاحب بچپن سے سلسلے کے کاموں میں فعّال تھے۔ کراچی جو رہے ہیں تو وہاں کی لوکل اور ضلعی عاملہ کے ممبر تھے۔ ابو ظہبی میں بطور نائب صدر جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ 1989ء میں یوکے میں شفٹ ہو گئے۔ یہاں لندن ریجن کے قائد مجلس رہے۔ پھر شعبہ مال میں، خدمت خلق میں رہے اور جلسہ سالانہ کی خدمات بجالاتے رہے۔ 93ء میں ایم ٹی اے کا آغاز ہوا ہے تو اس وقت سے یہ ایم ٹی اے کے جو بنیادی ابتدائی کارکن تھے ان میں شامل تھے اور مینٹیننس (maintenance) اور ٹیکنیکل کاموں میں بھی کام کیا دوسرے شعبوں میں بھی انہوں نے کام کیا اور آخری سانس تک ایم ٹی اے کے لئے خدمت بجالاتے رہے۔ وہاں جو ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ ہے یہ اس کے انچارج تھے۔ ایم ٹی اے کے ابتدائی نیوز کاسٹر اور پریزنٹر (presenter) بھی رہے تھے۔ خلافت سے انتہائی محبت کا تعلق تھا۔ دیانت داری سے کام سرانجام دیا کرتے تھے۔ اپنے سٹاف کے ساتھ انتہائی پیار اور محبت کا سلوک تھا۔ عزت و احترام کا سلوک تھا۔ ان کی بوڑھی والدہ زندہ ہیں ان کے علاوہ انہوں نے اہلیہ سارہ وسیم صاحبہ اور ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کی والدہ کہتی ہیں۔ والدین کا بڑا احترام کرنے والا، خیال رکھنے والا، انتہائی خدمت کرنے والا، بہنوں بھائیوں کا خیال رکھنے والا تھا۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ میرے شوہر کو میں نے دیکھا ہے حقیقی معنوں میں خدمت کا جذبہ رکھتے تھے۔ خدا تعالیٰ کے دین کے کام کرنے کے لئے ہر وقت حاضر ہوتے تھے اور خلافت کی طرف سے جو کوئی بھی کام سپرد ہوتا اس کو بڑے جوش اور جذبے اور بشاشت سے سرانجام دینے کی کوشش کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر کامل ایمان رکھتے تھے۔ لوگوں کو بھی اس کی تسلی دلایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ پر توکّل کرو اور یہ کام کرو یا دعا کرو۔ مہمان نوازی ان کا نمایاں وصف تھا اور جو مہمان گھر میں آتے تھے ان کی بڑی خدمت کیا کرتے تھے بلکہ خود بلاتے تھے۔ پھر ان کی ہمشیرہ نے بھی لکھا ہے کہ تصنّع بالکل نام کا نہیں تھا اور ایک خوبی ان کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھنے کی تھی۔ کہتی ہیں کہ میں نے اکثر دیکھا ہے۔ ان کو بڑا شوق تھا۔ ان کے ساتھ کام کرنے والے ایک کارکن عاصم شہزاد صاحب کہتے ہیں گیارہ سال کلیم صاحب کے ساتھ میں نے ایم ٹی اے میں کام کیا اور ان کو ہمیشہ سچا اور مخلص اور خلافت کا فدائی کارکن پایا اور سینئر کارکن کی حیثیت سے کبھی بھی اپنے سے جونیئر کارکن کو یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ میں سینئر ہوں اور بڑے پیار اور محبت سے نئے آنے والے کارکنان کو کام سکھانے کی کوشش کرتے تھے۔ کہتے ہیں ایک دفعہ انہیں ایم ٹی اے کمپلیکس میں یہاں بیت الفتوح میں صفائی کے انتظامات کرتے ہوئے دیکھا اور میں نے پوچھا کہ آپ خود یہ صفائی کیوں کرتے ہیں دوسروں سے کروا لیا کریں۔ تو آپ نے بڑے فخر سے بتایا کہ جب اس کمپلیکس کا افتتاح ہوا ہے تو میرے متعلق کہا کہ خلیفہ وقت نے کارکنوں کو جو دیگر نصائح کی تھیں جو نصائح کی تھیں ان میں صفائی کی طرف بھی خاص نصیحت کی تھی اور جب اس وقت میں نصیحتیں کر رہا تھا تو اس وقت میری نظر ان کی طرف تھی اس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب سے پہلا حکم ان کے لئے تھا کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں۔

پھر کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایم ٹی اے کے پرانے کلپ دیکھ رہے تھے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے اقتباسات سلائیڈ میں رکھے گئے تھے اور جن سے یہ اظہار تھا کہ ایم ٹی اے جو ہے ایک ایسا ادارہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے ایک بہت بڑا کردار ادا کر رہا ہے تو یہ کلپ دکھاتے ہوئے زار و قطار رونے لگے۔ کہنے لگے کہ کلیم بھی کس قدر خوش قسمت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بھی توفیق دے رہا ہے کہ وہ اس میں کام کرے۔

پھر کہتے ہیں کہ ان کا چھٹی کا، رخصت کا حق بنتا تھا۔ اس کے لئے ایک دفعہ انہوں نے رخصت کی درخواست دی تو عطاء المجیب راشد صاحب نے ان کو کہا ابھی کام بہت ہے آپ ابھی رخصت نہ لیں تو انہوں نے فوری طور پر رخصت واپس لے لی اور وہ درخواست بھی پھاڑ دی۔ عطاء المجیب صاحب نے بھی مجھے لکھا ہے کہ بڑی بشاشت سے انہوں نے وہ درخواست پھاڑی، یہ نہیں کہ کوئی غصے میں۔ پھر اس کے علاوہ امام صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ ماشاء اللہ بہت محبت اور خلوص سے انہوں نے ٹھوس خدمت کی توفیق پائی۔ ہمیشہ جماعتی کاموں اور مفادات کو ذاتی کاموں پر فوقیت دی۔ اپنے کام کے بھی ماہر تھے اور بڑی دلی رغبت سے کرتے تھے۔

خالد صاحب نے بھی لکھا کہ راویل صاحب کے زمانے میں ان کا مختلف وقتوں میں آنا جانا ہوتا تھا تو جب بھی ان کو کہا گیا۔ انہوں نے کہا کوئی بات نہیں، جب راویل صاحب فارغ ہوں دن ہو رات ہو آ جایا کریں۔ مجھے صرف بتا دیا کریں تا کہ میں اس سے پہلے آ کے وہاں انتظام کر دیا کروں۔ تو ہر وقت خدمت کے لئے تیار رہتے تھے۔ میں نے بھی دیکھا ہے بچوں کے ساتھ ملاقات کے لئے کبھی میرے پاس آئے ہیں تو بچوں کو آگے بٹھایا کرتے تھے اور خود پیچھے بیٹھ جاتے تھے۔ شاید اس لئے کہ براہ راست بچے میرے سے باتیں کریں اور وہ تعلق جو اُن کو خلافت سے ہے ان بچوں میں بھی آئندہ جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کی یہ خواہش ہمیشہ پوری ہوتی رہے اور ان کے بچوں کا خلافت سے تعلق قائم رہے اور اِن دونوں ماں باپ نے بچوں کی جو ماشاء اللہ بڑے احسن رنگ میں تربیت کی ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان بچوں کو جماعت کا مفید وجود بنائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ ان کی اہلیہ کو بھی صبر اور استقامت دے، ان کی والدہ کو بھی صبر دے۔

دوسرا جنازہ مکرم الحاج عاصم زکی بشیر الدین صاحب امریکہ کا ہے۔ یہ جنازہ غائب ہوگا۔ پہلا جنازہ حاضر ہے۔ یہ 22/جون 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ چند سالوں سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھے لیکن کبھی اپنے چہرے پر کسی قسم کا ملال ظاہر نہیں ہونے دیا۔ بڑی ہمت اور صبر کے ساتھ بیماری کا مقابلہ کرتے رہے۔ ایک عیسائی گھرانے میں 26 مئی 1929ء کو پیدا ہوئے۔ بچپن سے ہی مذہب سے لگاؤ تھا اور جوانی میں خدا کے فضل سے آپ کو ذاتی شوق اور مطالعہ کی وجہ سے احمدیت کا تعارف ہوا اور پھر انیس بیس سال کی عمر میں آپ نے احمدیت قبول کر لی۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر آپ کو کامل یقین تھا۔ نہایت مضبوط ایمان تھا۔ بڑے صابر اور شاکر مومن۔ یعنی مومن ہونے کی حقیقی تصویر تھے۔ کئی جماعتی بزرگ شخصیات سے شرف ملاقات ان کو حاصل ہوا۔ پہلی دفعہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب سے 1940ء میں ان کی ملاقات ہوئی۔ 1979ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے شرف ملاقات نصیب ہوا۔ عاصم صاحب کہا کرتے تھے کہ جب میں نے خلیفۃ المسیح الثالث سے پہلی ملاقات کی تو مجھے یوں لگا جیسے ان کے گرد نور کا ایک ہالہ ہے جو اب بھی میں تصور کر سکتا ہوں۔ امریکہ کی نیشنل عاملہ میں ان کو خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ لوکل صدر بھی رہے، سیکرٹری تبلیغ بھی رہے۔ زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے بھی کام کیا۔ امریکہ کے شہر سیاٹل میں ایک پورٹ پر کام کرتے تھے اور آپ کو دو تین ماہ گھر سے دور رہنا پڑتا تھا۔ انہی ایام میں جبکہ یہ آپ کی بڑی آمدنی والی ملازمت تھی، ایک دفعہ جلسہ آ گیا اور آپ جلسہ اٹنڈ (attend) کرنے کے لئے اپنا کام چھوڑ کر آ گئے، ملازمت چھوڑ کر آ گئے۔ ہمیشہ جماعتی پروگراموں میں شمولیت کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک جماعتی پروگرام میں شامل ہونے کے لئے یا کسی جگہ خدمت کے لئے جا رہے تھے اور تیز گاڑی چلا رہے تھے تو پولیس والے نے آپ کو روک لیا۔ آپ نے ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ پولیس نے پوچھا کہ چرچ یعنی مسجد میں جا رہے ہو۔ ٹوپی مسلمانوں والی نماز والی تھی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔ پولیس افسر بھی کوئی نیک تھا۔ کہنے لگا اچھا جاؤ پھر جتنا تمہیں جرمانہ مَیں نے کرنا تھا وہ جا کے اپنی مسجد کو ادا کر دینا۔ تو انہوں نے مسجد پہنچتے ہی پچاسی ڈالر کی رقم جو جرمانے کی ہونی تھی وہ مسجد کے چندے میں نہایت ایمانداری سے دے دی۔ اسی طرح جب سیاٹل (Seattle) کی مسجد بنی ہے تو اس زمانے میں انہوں نے سب سے زیادہ رقم پیش کی۔ یہ 1970ء کی بات ہے جس میں کہتے ہیں کہ اس رقم میں اس زمانے میں ایک نئی کار آ جاتی تھی۔ ہمیشہ تبلیغ کا شوق تھا۔ اپنی گاڑی میں فولڈنگ ٹیبل اور چند کتب اور فلائر ہمیشہ رکھتے تھے اور جہاں بھی جاتے وہاں سٹال لگایا کرتے اور تبلیغ کیا کرتے تھے، لٹریچر تقسیم کرتے تھے۔ سیاٹل کی پبلک لائبریری میں جماعتی کتب اور فلائر انہوں نے رکھوائے۔ آخری لمحے تک ان کو جماعت کی ترقی کی فکر رہتی تھی۔ بڑی محبت تھی جماعت سے، خلافت سے۔ اور ہمیشہ لوگوں کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ جماعت کے لئے خدمت کرو۔ آپ کے لواحقین میں اہلیہ اور چار بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کے بچوں کو بھی نیکیوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2014ء

❁- جو ترقی کرنے والی قومیں ہوتی ہیں وہ بہتر سے بہتر کی تلاش میں رہتی ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم اُس سٹیج پر پہنچ گئے ہیں کہ ہم نے سب کچھ حاصل کرلیا ہے۔ میں نے جلسہ کے منتظمین کو ہدایت کی ہوئی ہے کہ وہ ریڈ بک بنائیں اور جلسہ کے انتظامات میں جو بھی کمیاں رہ گئی ہوں ان کا اندراج اس ریڈ بک میں ہوتا کہ آئندہ سال ان کمیوں پر قابو پایا جائے اور ان کا اعادہ نہ ہو ❁ جلسہ کا ایک بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ افرادِ جماعت کا روحانی معیار بڑھے۔ اگر یہ چیز حاصل ہوجائے تو جلسہ کامیاب ہوتا ہے۔ اگر کمی ہوتو آئندہ سال اس کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور اس کمی کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ❁- ہم ہر ایک کے ساتھ پیار محبت سے پیش آتے ہیں۔ ہر ایک کے ساتھ گھل مل جاتے ہیں اور یہی سچا اسلام ہے ❁- آپ نے سچا اسلام دیکھ لیا ہے جو ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرتا ہے۔ اب واپس جا کر لوگوں کو بتائیں کہ آپ نے صحیح اسلام دیکھا ہے۔ لوگوں کو بتائیں کہ اگر انہوں نے صحیح اسلام دیکھنا ہے تو پھر احمدیہ مسلم کمیونٹی سے رابطہ کریں ❁- خلافت ساری دنیا کیلئے ہے۔ ہمیں حکومتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے روحانی حکومت قائم کرنی ہے اور وہ خلافت ہے۔ ❁- اسلام کا کام امن اور سلامتی مہیا کرنا ہے نہ یہ کہ گناہ کو مٹانے کے نام پر ظلم کو پھیلایا جائے ❁- حق، اسلام کی تعلیم ہی ہے جو ہر لحاظ سے کامل ہے۔ باقی خدا جس طرح چاہے فیصلہ کرے، جسے چاہے بخش دے، جسے چاہے سزا دے۔ ہماری یہی خواہش ہے کہ دنیا ایک دین پر، ایک مذہب پر اکٹھی ہو۔ ایک خدا کو ماننے والی ہوتا کہ سب مل کر امن سے رہیں۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرو اور خدا کے بندوں کے حقوق ادا کرو اور تمام انبیاء کرام جو گزشتہ اقوام میں آئے ان کا احترام کرو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف ممالک سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے مہمانوں کو زرّیں نصائح

❁- حضور انور سے ملاقات کر کے یہ محسوس ہوا کہ واقعۃً ایک روحانی لیڈر ہیں۔ آپ کے اندر کوئی ایسی بات ہے کہ دیکھتے ہی عزت واحترام کرنے کو دل کرتا ہے۔ آپ کی آنکھیں بہت پرسکون ہیں اور آپ نہایت سادہ طبیعت ہیں اور یہی وہ خصوصیات ہیں جو ایک جماعت کے لیڈر میں ہونی چاہئیں۔ ❁- حضور کی شخصیت بہت پروقار اور بہت متاثر کن ہے۔ اور مذاہب کے معاملہ میں کوئی تعصب آپ میں نہیں پایا جاتا۔ ہر کسی سے محبت اور پیار کا معاملہ فرماتے ہیں۔ تنگ نظری کا کوئی شائبہ بھی آپ کی ذات میں نہیں ہے۔ کسی بھی مقام اور درجہ کے آدمی کو متاثر کرنا جانتے ہیں۔ ❁- حضور انور کے خطابات نے میرے اسلام کے بارہ میں خیالات کو تبدیل کر دیا ہے۔ قبل ازیں میں اسلام کو ایک Radical اور تشدد پسند مذہب کے طور پر دیکھتا تھا۔ اور اب میں نے اپنے پرانے خیالات کو تبدیل کر دیا ہے۔ اسلام تو امن پھیلانے والا مذہب ہے۔ ❁- مجھ پر سب سے زیادہ اثر حضور انور کی تقاریر کا ہوا۔ میں اگلے سال بھی بڑے شوق کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہونا چاہوں گا۔ ❁- خلیفۃ المسیح کے خطابات نے اسلام کے بارہ میں ہماری سوچوں کو تبدیل کر دیا ہے۔ ❁- جماعت احمدیہ کا محبت اور امن کا پیغام بہت اچھا اور سچا پیغام ہے اور جماعت اس کو پورا کر رہی ہے۔ تمام جلسہ اور خلیفہ کے ہم پر بہت اعلیٰ اثرات ہیں۔ انسان اس سے زندگی کی خوبیوں کو سمجھ سکتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ یہ لوگ کتنے اچھے مہمان نواز ہیں اور کتنے پرامن لوگ ہیں۔ خلیفہ کا وجود ایک پاک باز شخص کا وجود ہے۔ جو کچھ ان کے منہ سے نکل رہا تھا وہ حکمت اور سچائی تھا۔ ❁- ہمیں اس چیز نے بہت متاثر کیا ہے کہ بہت پرسکون، تحمل وبرداشت والا ماحول ہے۔ آپ لوگوں کے اندر رہ کر اسلام کا حقیقی چہرہ دیکھنے کو ملا۔ اتنے سارے لوگ اور اتنا بہترین انتظام دیکھنے کو ملا۔ کسی قسم کی کوئی بدنظمی یا کسی سے جھگڑا نہیں ہوا۔ لوگ بہت مہمان نواز تھے۔ میں نے پہلی مرتبہ خلیفہ وقت کو نماز پڑھاتے ہوئے سنا۔ ان کی آواز میں ایک سوز اور اثر تھا۔ سب لوگ خلیفہ وقت کے بہت فرمانبردار تھے۔ مثلاً نعروں کے دوران حضور نے خاموشی اختیار کرنے کو کہا تو تمام لوگ فوراً خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ خلیفۃ المسیح ایسی شخصیت ہیں کہ دیکھتے ہی بہت روحانی اور جذباتی کیفیت بن جاتی ہے۔ ❁- اتنے بڑے پیمانے پر اتنا اعلیٰ انتظام کرنا آپ کی جماعت کی خاصیت ہے جو مجھے ہمیشہ یاد رہے گی۔ مجھے اس بات نے بہت متاثر کیا ہے کہ آپ کے خلیفہ اپنی جماعت کی خواتین کی تعلیم کا بھی بہت خیال رکھتے ہیں اور نمایاں کارکردگی دکھانے والوں میں انعامات بھی تقسیم کرتے ہیں۔ ❁- مَیں حضور سے محبت کرتا ہوں۔ سارے عالم اسلام کا ایک خلیفۃ المسلمین ہو تو مسلمانوں کے مسائل حل ہو جائیں کیونکہ خلیفہ ہی ہے جو ہمیں سیدھا اور صحیح راستہ دکھا سکتا ہے۔ آج سیریا والوں کے پاس خلیفہ ہوتا تو کبھی بھی ایسے حالات نہ آتے۔ ❁- میں عیسائی ہوں اور پہلی دفعہ آیا ہوں۔ بہت متاثر ہوا ہوں اور اسلام کا حقیقی اور حسین چہرہ یہاں دیکھا ہے۔ اب دل چاہتا ہے کہ بلغاریہ میں یہ اعلان کر دیا جائے کہ کثرت سے لوگ یہاں جلسہ پر آئیں تا کہ انہیں معلوم ہو کہ اسلام کتنا پیارا مذہب ہے اور ہم کس طرح باہمی پیار ومحبت اور رواداری کے ساتھ زندگی گزار سکتے ہیں۔ ❁- میں کبھی سوچ نہیں سکتا تھا کہ ایسا عظیم الشان جلسہ ہوسکتا ہے۔ اگر جرمنی ملک بھی کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا۔ صرف جماعت احمدیہ کی یہ خوبی ہے کہ وہ ایسا عظیم الشان جلسہ کر سکتی ہے۔ جس میں صرف امن، محبت، پیار اور رواداری ہو۔

(جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے احمدی، غیر احمدی وغیر مسلم مہمانان کرام کے ایمان افروز تاثرات)

16 جون 2014 بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور سب سے پہلے مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دفتری ملاقات کی اور اپنے مختلف معاملات پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

بعد ازاں گیارہ بج کر بیس منٹ پر مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

میسیڈونیا کے وفد کی

حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

سب سے پہلے ملک Macedonia سے آنے والے وفد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

❁ میسیڈونیا سے امسال جلسہ جرمنی پر 55 افراد کا وفد قریباً دو ہزار کلومیٹر کا فاصلہ 35 گھنٹوں میں طے کر کے پہنچا۔

اس وفد میں 28 عیسائی دوست 10 غیر احمدی مسلمان اور 17 احمدی احباب تھے۔

❁ امسال میسیڈونیا کے ایک مقامی ٹی وی کے دو صحافی اور ایک کیمرہ مین بھی شامل ہوئے۔ تینوں دن وہ مختلف پروگراموں کی رکارڈنگ کرتے رہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ واپس جا کر اپنے ٹی وی پر یہ پروگرامز دکھائیں گے۔ موصوف نے بتایا کہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونا اور خلیفۃ المسیح سے ملنا میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے۔ جلسہ سالانہ کے پروگراموں نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔ اس وفد میں سے جلسہ کے آخری دن 9 افراد نے بیعت بھی کی۔

ایک خاتون جس کا تعلق میڈیا سے تھا اس نے سوال کیا کہ کیا خلیفۃ المسیح جلسہ کے تمام انتظامات سے مطمئن ہیں اور جو تعداد جلسہ میں شامل ہوئی ہے کیا وہ آپ کی توقعات کے مطابق ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو ترقی کرنے والی قومیں ہوتی ہیں وہ بہتر سے بہتر کی تلاش میں رہتی ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم اس سٹیج پر پہنچ گئے ہیں کہ ہم نے سب کچھ حاصل کرلیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں نے جلسہ کے منتظمین کو ہدایت کی ہوئی ہے کہ وہ ریڈ بک بنائیں اور جلسہ کے انتظامات میں جو بھی کمیاں رہ گئی ہوں ان کا اندراج اس ریڈ بک میں ہوتا کہ آئندہ سال ان کمیوں پر قابو پایا جائے اور ان کا اعادہ نہ ہو۔ اب کل بجلی کے انتظام میں خرابی ہوئی۔ جس کی وجہ سے آواز صحیح نہیں پہنچ رہی تھی۔ تو میں کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ میں انتظامات سے مطمئن ہو گیا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض دفعہ عورتوں کی طرف سے بچوں کی سہولیات میں کمی ہوجاتی ہے۔ اس کی اطلاع آتی ہے۔ مجھے تو بہت سے لکھنے والے احباب لکھ کر بتا دیتے ہیں۔ اب جلسہ ختم ہوا ہے تو جہاں جہاں کوئی کمی رہی ہے اس کی اطلاعیں مجھے آتی رہیں گی۔

اگلے سال انشاء اللہ ان کمیوں کو دور کریں گے۔ باقی جہاں تک جلسہ کی حاضری کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کی اکثریت شامل ہوگئی ہے۔ 90 سے 95 فیصد لوگ شامل ہوگئے ہیں۔ بڑا اچھا ماحول تھا۔ تعداد کافی تسلی بخش ہے۔ بہرحال مزید بہتری کی ضرورت ہے کیونکہ ہر سال تعداد بڑھتی ہے اور ضروریات بھی بڑھتی ہیں۔ اس لئے مزید بہتری پیدا

کرنے کی ضرورت رہتی ہے۔

ایک مہمان نے سوال کیا کہ اگر عیسائی اسلام قبول نہ کرے تو اس کے ساتھ کیا ہوگا؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ مذہب انسان کے دل کا معاملہ ہے۔ اعمال کا دارومدار انسان کی نیت پر ہے۔ کسی کے ساتھ خدا کیا کرتا ہے یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ اگر کوئی نام کا مسلمان ہے اور دوسروں کو نقصان پہنچانے والا مسلمان ہے اور اس کے اعمال برے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف اس کے مقابل پر ایک عیسائی ہے جو اعلیٰ اخلاق والا ہے تو خدا تعالیٰ اس کو بخشنے کا اختیار رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں واضح طور پر بتادیا ہے کہ

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۣۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ یقیناً ہدایت گمراہی سے کھل کر نمایاں ہوچکی ہے۔ (بقرہ:۲۵۷)

حضور انور نے فرمایا حق، اسلام کی تعلیم ہی ہے جو ہر لحاظ سے کامل ہے۔ باقی خدا جس طرح چاہے فیصلہ کرے جسے چاہے بخش دے۔ جسے چاہے سزا دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرو اور خدا کے بندوں کے حقوق ادا کرو اور تمام انبیاء کرام جو گزشتہ اقوام میں آئے ان کا احترام کرو۔ گزشتہ انبیاء کرام نے ایک آخری نبی کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی جس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والی تعلیم کامل ہوئی تھی۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے آنے کے ساتھ یہ پیشگوئی پوری ہوگئی اور آپ پر شریعت کی تعلیم کامل کردی گئی۔ اب ایک طرف تو اسلام کی کامل تعلیم موجود ہے تو پھر دوسری طرف مسلمانوں کی اتنی بری حالت کیوں ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس بارہ میں رسول کریم ﷺ کی ایک پیشگوئی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ اسلام پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جب اسلام کا نام لینے والے، اسلام کی تعلیمات کو بھلا دیں گے اور مسلمان نام کا رہ جائے گا۔ مسجدیں آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ یعنی تمام خرابیوں کا سرچشمہ ہوں گے۔ تب ایک ریفارمر، ایک مصلح آئے گا جو سب کو اکٹھا کرے گا، سب مذاہب کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کو پھیلائے گا۔ سب کو اخوت اور محبت میں پروئے گا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ آپ مسیح علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام بن کر آئے۔ 1889ء میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ پس ہم نے آنے والے کو مان لیا ہے اور دوسرے مسلمانوں نے نہیں مانا۔ یہی ہم میں اور دوسروں میں ایک بڑا فرق ہے۔

حضور انور نے مہمانوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی تعلیم کا ایک عملی نمونہ آپ لوگوں نے جلسہ سالانہ پر دیکھ لیا ہوگا۔ آپ کو یہاں پیار محبت اور سلامتی اور امن ہی نظر آیا ہوگا۔ باقی خلاصہ وہی ہے کہ جزا سزا کا معاملہ خدا کے پاس ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس دنیا میں جس کو مسیح مہدی بنا کر بھیجا ہے اس کو قبول کرو گے تو دنیا کے اور آخرت کے انعامات پاؤ گے۔ کس کو کتنا انعام دینا ہے یہ خدا کا معاملہ ہے۔

❁ ایک خاتون نے سوال کیا کہ آخرت میں مرنے کے بعد دوسرے مذاہب کے لوگوں سے کیا سلوک ہوگا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کا جواب میں دے چکا ہوں۔ اخروی زندگی ایک دائمی زندگی ہے۔ دنیا میں نیک کام کرو گے، نیک اعمال بجالاؤ گے اور اللہ کا حق ادا کرو گے اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرو گے تو خدا کہتا ہے کہ میں تمہیں جنتوں کا وارث بناؤں گا۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ جو یہودی ہیں، نصاریٰ ہیں اور صابی ہیں اور ان میں سے جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا ہے اس نے نیک عمل کئے ہیں خدا تعالیٰ اسے جزاء سے نوازے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک آخری نبی کے آنے کی پیشگوئی تھی اس کو ماننا ضروری ہے اس کو قبول کرنے کی صورت میں ہی اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان ہوتا ہے۔

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا اللہ کی قسم! فلاں آدمی کو اللہ نہیں بخشے گا۔ اس پر اللہ نے فرمایا کہ کون ہے جو مجھ پر پابندی لگائے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا۔ میں نے اسے بخش دیا۔ ہاں خود اُس شخص کے اعمال ضائع ہوگئے جس نے ایسا کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس انسان کو نیک اعمال بجا لانے چاہئیں اور نیکیوں میں آگے بڑھنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے اور ہر چیز پر حاوی ہے۔ جس کو چاہے بخش دے۔

❁ ایک مہمان نے کہا کہ میں پیدائشی عیسائی ہوں اور پہلی دفعہ آیا ہوں۔ آپ کی آرگنائزیشن دیکھی ہے موصوف نے سوال کیا کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے میرے ذہن میں خیال آتا ہے کہ دنیا میں اتنے زیادہ مذاہب پائے جاتے ہیں۔ کیا یہ سب اکٹھے ہوکر ایک سمت چل سکتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسی کام کیلئے تو جماعت احمدیہ قائم ہے کہ تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرے تا کہ سب ایک ہوجائیں۔ علیٰ دین واحد۔ یہ پیشگوئی تھی کہ مسیح اور مہدی آئے گا اور سب کو اکٹھا کرے گا۔ جماعت احمدیہ اسی بات کی تبلیغ کرتی ہے۔ امریکہ، میں ساؤتھ اور نارتھ کے ممالک میں، افریقہ کے مغربی ممالک میں بھی اور مشرقی ممالک میں بھی، یورپ میں بھی، ایشیا میں بھی، فار ایسٹ کے ممالک میں بھی، جزائر میں بھی غرضیکہ ہر جگہ ہم تبلیغ کررہے ہیں اور امن کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے ایک گاؤں قادیان میں دعویٰ کیا کہ خدا نے مجھے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح اور مہدی بنا کر بھیجا ہے۔ وہ آواز جو ایک گاؤں سے اُٹھی تھی آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 204 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ اور دنیا کے مختلف مذاہب اور قوموں سے لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہورہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہماری یہی خواہش ہے کہ دنیا ایک دین پر، ایک مذہب پر اکٹھی ہو۔ ایک خدا کو ماننے والی ہو تا کہ سب مل کر امن سے رہیں۔

❁ **ایک مہمان نے سوال کیا کہ** کیا کوئی ایسی صورت ممکن ہے کہ مختلف مذاہب کے لیڈر بیٹھ کر بات کریں اور پلاننگ کریں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جماعت اس بات کی کوشش کرتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ملکہ وکٹوریہ کو خط لکھا تھا کہ ہم سب جو ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں تو اُسی خدائے واحد کے نام پر ہم سب کو اکٹھا ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ابھی اس سال گلڈ ہال میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی ہے جس میں عیسائی، یہودی نمائندگان، دلائی لامہ کا نمائندہ اور دیگر مذاہب کے نمائندے تھے اور ہزار کے قریب مختلف مذاہب اور قوموں سے لوگ شامل تھے اور اس کانفرنس کا موضوع ''اکیسویں صدی میں خدا کا تصور تھا۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام کی نمائندگی میں میں نے ایڈریس پیش کیا تھا۔ تو جماعت احمدیہ پہلے سے ہی مذاہب کے لیڈروں کو اکٹھا کرنے پر کام کررہی ہے۔

❁ ایک مہمان نے سوال کیا کہ ہمارے ملک میسیڈونیا کیلئے جماعت کا کیا پلان ہے؟

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ اگر میسیڈونیا آزادی سے کام کرنے دے تو ہم کام کریں گے اور وہاں اسلام کی حقیقی تعلیم کا پیغام دیں گے اور بتائیں گے کہ کس طرح تمام مذاہب ایک ہاتھ پر اکٹھے ہوسکتے ہیں اور کس طرح باہمی پیار و محبت اور امن، رواداری کے ساتھ مل جل کر رہا جاسکتا ہے۔

❁ ایک مہمان دوست نے سوال کیا کہ ایک آدمی اچھے کام کرے لیکن وہ خدا کی عبادت نہ کرے تو کیا اس کو جزاء ملے گی؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن کریم میں انسان کی پیدائش کی غرض ہی عبادت بتائی ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ اور میں نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔ تو عبادت کرنا ضروری ہے۔ جو عبادت بھی کرے گا اور ساتھ نیک اعمال بھی بجا لائے گا تو وہ دوسرے کی نسبت جو محض نیک اعمال بجالائے گا اونچے درجہ پر ہوگا جیسے وِکٹری سٹینڈ ہوتا ہے، کوئی پہلی پوزیشن پر کھڑا ہوتا ہے کوئی دوسری پوزیشن پر اور کوئی تیسری پوزیشن پر۔ باقی جزاء اللہ نے دینی ہے وہ جس طرح چاہے دے۔

ایک مہمان Nikolcho Goshevski (نیکلچو گوشیوسکی) تھے جو ایک سرکاری دفتر میں کام کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرا یہ وزٹ مذہب کو جاننے اور مذہب کے بارے میں غور وفکر کے اعتبار سے بہت اچھا ہے۔ جلسہ کی تقاریر نے مجھ پر بہت اچھا اثر چھوڑا ہے۔ حضور انور کے خطابات نے میرے اسلام کے بارہ میں خیالات کو تبدیل کردیا ہے۔ قبل ازیں میں اسلام کو ایک Radical اور تشدد پسند مذہب کے طور پر دیکھتا تھا۔ اور اب میں نے اپنے پرانے خیالات کو تبدیل کردیا ہے۔ اسلام تو امن پھیلانے والا مذہب ہے۔

ایک مہمان Dusko Vuksanov (دوشکو وکسانوو) تھے جو ایک پرائیویٹ فرم کے ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ:

یہاں جلسہ کے موقع پر قیام تقاریر، میل ملاقات اور اجتماعی عبادت کے اثرات مجھے اس طرف لیکر جاتے ہیں کہ میں اسلامی تقاریب، روایات نیز اس مذہب کے بارہ میں علم حاصل کروں۔ مجھ پر سب سے زیادہ اثر حضور انور کی تقاریر کا ہوا۔ میں اگلے سال بھی بڑے شوق کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہونا چاہوں گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات میں ہم نے سوالات بھی کئے۔ خلیفہ نے ہر اس بات کی وضاحت کی جو ہم نے پوچھی۔ ان کے جوابات سے اسلام کے بارہ میں ہماری سوچ تبدیل ہوئی۔ حضور کے جوابات نہایت مدبرانہ تھے اور ان میں سچائی تھی۔ ہمیں معلوم ہوا کہ مذہب اسلام کی تعلیم کتنی اچھی ہے جو سب کو امن اور محبت کی تعلیم دیتی ہے۔ ہم سب کو بہت محبت اور پیار کے ساتھ رکھا گیا، ہمارا واسطہ ایسے لوگوں سے پڑا جو ہم کو نہیں جانتے تھے۔ لیکن ایسا لگا جیسے وہ ہمیں ہمیشہ سے جانتے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ معیار باقی مذاہب کے لوگوں کے پاس بھی ہونا چاہئے۔

میسیڈونیا سے آنے والی ایک خاتون Emilija Trajanovska (ایمیلیا ترائیانووسکا) صاحبہ انگلش زبان کی پروفیسر ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ:

جلسہ پر یہ میرا دوسرا وزٹ تھا۔ میرا اسلام کے بارہ میں اور اسلام کی تعلیمات کے بارہ میں خیال تبدیل ہوگیا ہے۔ جلسہ پر کام کرنے والوں کو دیکھ کر ان کے اخلاق کو دیکھ کر میں بہت حیران ہوئی ہوں۔ جو پیغام جلسہ نے مجھے

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

دیا ہے اس نے مجھے اس بات کے بہت قریب کیا کہ اسلام ایک پرامن مذہب ہے جو سب کیلئے محبت اور نفرت کسی سے نہیں کی تعلیم دیتا ہے۔ خلیفۃ المسیح کے خطابات نے اسلام کے بارہ میں ہماری سوچوں کو تبدیل کر دیا ہے۔

❁ میسڈونیا سے آنے والے ایک مہمان Marincho Kozharsi (مارنچو کوازرسکی) ہیں۔ یہ بزنس کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا:

میں روح کی گہرائی تک خوش اور مطمئن ہوں اور خاص طور پر خلیفہ کی تقاریر کے بارہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں امن کی طرف بلایا، برداشت کی طرف بلایا، محبت کی طرف بلایا، ہم سب جانتے ہیں کہ ہم ایک ایسے وقت میں زندگی گزار رہے ہیں جبکہ برداشت کا لیول اس وقت صفر ہے اور یہ وہ وقت ہے جب جنگیں ہو رہی ہیں، ہلاکتیں ہو رہی ہیں۔ یہ جلسہ سالانہ ہمیں پیغام دیتا ہے کہ ان بیماریوں کے خلاف لڑیں۔ میری دعا ہے کہ جلسہ سب ایمان لانے والوں کو راستہ دکھائے کہ وہ محبت کو پھیلائیں کیونکہ خدا تعالیٰ محبت کا نشان ہے۔ میری خواہش ہے کہ اس طرح کے اجلاسات زیادہ ہوں جو دور تک محبت کو پھیلائیں۔ وہ لوگ جو محبت کو پھیلاتے ہیں انہیں جواب میں آخر کار محبت ہی ملتی ہے۔

❁ تاریخ کے ایک پروفیسر Sashko Korchovski (ساشکو کوروشوسکی) بھی اس وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے بتایا:

اس جلسہ پر میں نے خلیفۃ المسیح کے خطابات سے اسلام کے بارہ میں اپنے علم میں مزید اضافہ کیا۔ میں خلیفۃ المسیح کا بہت شکر گزار ہوں۔ میں کل حضور کے پاس تھا۔ ہماری یہ ملاقات بہت انوکھی تھی جس میں بہت دلچسپ تجربہ حاصل ہوا۔ حضور کا اس بات پر بہت بہت شکریہ کہ انہوں نے ہمیں بہت وقت دیا۔ اس میٹنگ میں ہم نے حضور سے سوالات کئے اور حضور انور نے بڑی تفصیل سے ہمارے سوالات کے جوابات دئے۔ ہمیں احمدیت کے بارہ میں نئی چیزیں سننے کو ملیں اور ہمیں علم ہوا کہ احمدی جو کہتے ہیں حقیقت میں وہی کرتے ہیں۔

❁ مسیڈونیا سے انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی کی فائنل کی ایک طالبہ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں پہلی بار اس جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ اتنے وسیع انتظامات میرے لئے بہت متاثر کن تھے۔ میں بہت حیران تھی۔ پھر خلیفۃ المسیح سے ہماری جو ملاقات ہوئی میرے لئے یہ ایک نئی قسم کا تجربہ تھا۔ اس ملاقات نے میری مدد کی کہ میں جماعت احمدیہ کو بہتر انداز میں سمجھ سکوں۔ حضور نے ہمارے تمام سوالوں کے جوابات بغیر کسی مشکل کے دئے۔ ہم سب کو اس ملاقات نے بہت Excite کیا۔ اس کے بعد ہم سب خواتین کی ملاقات حضور کی اہلیہ سے ہوئی۔ ان سے ہم نے بات چیت کی کہ وہ کیسے ایک ایسے شخص کی اہلیہ ہیں جن کی زندگی بہت مصروف ہے۔ ہمیں اس بات کی سمجھ آئی کہ حضور جب مصروف نہ ہوں تو گھر میں ان کی زندگی ایک عام آدمی کی طرح ہے۔ حضور کی بیگم صاحبہ نے ہمیں شادی کے بارہ میں بتایا کہ ہم کیسے خاوند کا انتخاب کریں۔ مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ انہوں نے ہمارے تمام سوالوں کے جوابات بہت کھلے انداز میں دیئے۔ آخر میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس جلسہ سے میں بہت مطمئن ہوں اور میں نے بہت سے نئے تجربات حاصل کئے ہیں اور یہ چاہوں گی کہ دوبارہ آپ کے جلسہ میں شامل ہوں۔

❁ میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان Goran Janchevski (گوران یانچسکی) نے کہا:

یہاں جلسہ میں ہمیں بہت پیار ملا۔ جماعت احمدیہ بہت اعلیٰ مقام پر ہے۔ ہم سب کو دلی طور پر محبت دی گئی۔ خلیفہ سے ملاقات میں ہم نے کچھ سوالات کئے۔ مجھے ان کے اچھے، مدبرانہ اور حکمت سے معمور جوابات ملے۔ میں نے حضور کو تجویز دی کہ تمام مذاہب کو محبت پر اکٹھا کیا جائے۔ مجھے خلیفہ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ پہلے ہی اس بارہ میں بہت کچھ کر رہی ہے اور لندن میں ہونے والی مذاہب کی کانفرنس کے بارہ میں بھی بتایا۔

جماعت احمدیہ کا محبت اور امن کا پیغام بہت اچھا اور سچا پیغام ہے اور جماعت اس کو پورا کر رہی ہے۔ تمام جلسہ اور خلیفہ کے ہم پر بہت اعلیٰ اثرات ہیں۔ انسان اس سے زندگی کی خوبیوں کو سمجھ سکتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ یہ لوگ کتنے اچھے مہمان نواز ہیں اور کتنے پرامن لوگ ہیں۔ خلیفہ کا وجود ایک پاک باز شخص کا وجود ہے۔ جو کچھ ان کے منہ سے نکل رہا تھا وہ حکمت اور سچائی تھا۔

ملاقات کے پروگرام کے آخر پر ایک میسیڈونین گروپ نے اس بات کا اظہار کیا کہ جلسہ سالانہ کے آخری دن حضور انور کے خطاب کے بعد ہم نے اپنی زبان میں نظم پڑھی تھی لیکن ہم پوری نہ پڑھ سکے تھے۔ آج ہم دوبارہ سنانے کی اجازت چاہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اجازت فرمائی اور اس گروپ نے خوش الحانی کے ساتھ میسیڈونین زبان میں نظم پڑھی۔

❁ یہ ملاقات 12 بجکر 35 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طلباء وطالبات کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوائی اور حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

لتھوانیا و اسٹونیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

❁ بعد ازاں ملک لتھوانیا اور ملک اسٹونیا سے آنے والے وفود نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

لتھوانیا سے تین مہمان آئے ہوئے تھے۔ یہ تینوں یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔

❁ ایک طالب علم انڈین کلچر پر سٹڈی کر رہے ہیں اور ایک طالبہ چائنا کلچر پر سٹڈی کر رہی ہیں ان طلباء نے بتایا کہ ہم نے مردوں اور عورتوں دونوں طرف جلسہ attend کیا ہے۔ دونوں طرف ماحول بڑا ہی پرامن اور پرسکون تھا اور یہ ہمارے لئے Surprise تھا کہ اتنا ہزاروں کا مجمع ہے اور کوئی بھی لڑائی جھگڑا نہیں ہے۔ ہر طرف پیار و محبت ہے۔

حضور انور نے ایک طالبہ سے فرمایا کہ تم اپنی ڈگری کرنے کے بعد احمدیت پر بھی ریسرچ کرو اور اگر انڈیا جاؤ تو قادیان بھی جاؤ جہاں سے جماعت احمدیہ کی بنیاد پڑی ہے۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ خلیفۃ المسیح کی مصروفیت کی انتہاء ہے تو آپ کس طرح اپنے سارے کام manage کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں روزانہ سات سو سے آٹھ سو خطوط پڑھتا ہوں۔ اور بہت سے خطوط میں اپنے سٹاف کو دے دیتا ہوں کہ ان کا خلاصہ تیار کر دیں۔ پھر یہ خلاصہ بھی دیکھتا ہوں۔ اسی طرح اپنے دستخطوں کے ساتھ روزانہ چھ سو، سات سو خطوط کے جوابات بھی دیتا ہوں۔ میں بتا نہیں سکتا کہ یہ سارا کام کس طرح Manage ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہی مدد دیتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ جہاں تک الفاظ لکھنے کی بات ہے تو میں روزانہ ساڑھے تین سے چار ہزار تک الفاظ لکھ لیتا ہوں۔

ایک طالب علم نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ جلسہ اُن مغربی مفکرین کے لئے بہت مفید ہے جو اسلام کے بارہ میں بہت کم معلومات یا منفی خیالات رکھتے ہیں کیونکہ یہ جلسہ ان کی محدود سوچ کو وسیع کر سکتا ہے۔ آپ لوگ بہت مثبت خیال کے مالک ہیں اور ہر وقت چہرے پر بشاشت اور مسکراہٹ رہتی ہے۔ تمام انتظامات بہت اچھے تھے۔ ملاقات کے دوران بہت ہی پرسکون ماحول تھا۔ خلیفۃ المسیح سے ملنا میرے لئے سعادت مندی تھی۔ آپ کا صرف اپنی جماعت کے افراد کے ساتھ ہی نہیں بلکہ باقی مذاہب اور اقوام کے لوگوں کے ساتھ بھی احترام کا تعلق ہے۔

❁ ایک طالبہ نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمیں اس چیز نے بہت متاثر کیا ہے کہ بہت پرسکون، تحمل و برداشت والا ماحول ہے۔ آپ لوگوں کے اندر رہ کر اسلام کا حقیقی چہرہ دیکھنے کو ملا۔ سب لوگ بڑے پیار سے اپنا اور جماعت کا تعارف کرواتے رہے۔ اتنے سارے لوگ اور اتنا بہترین انتظام دیکھنے کو ملا۔ کسی قسم کی کوئی بدنظمی یا کسی سے جھگڑا نہیں ہوا۔ لوگ بہت مہمان نواز تھے۔ میں نے پہلی مرتبہ خلیفہ وقت کو نماز پڑھاتے ہوئے سنا۔ ان کی آواز میں ایک سوز اور اثر تھا۔ سب لوگ خلیفہ وقت کے بہت فرمانبردار تھے۔ مثلاً نعروں کے دوران حضور نے خاموشی اختیار کرنے کو کہا تو تمام لوگ فوراً خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ خلیفۃ المسیح ایسی شخصیت ہیں کہ دیکھتے ہی بہت روحانی اور جذباتی کیفیت بن جاتی ہے۔

ایک دوسری طالبہ نے بیان کیا کہ مجھے مذاہب میں کافی دلچسپی ہے۔ میرے لئے یہ بات اہم ہے کہ آج کے دور میں لوگ ایک دوسرے کے بارے میں کیسی رائے رکھتے ہیں۔ جلسہ میں شریک ہو کر اسلام کے بارے میں اور اسی طرح دوسرے لوگوں اور خاص طور پر اپنے آپ کو جاننے اور سمجھنے کا بھی موقع ملا۔ جلسہ کا ماحول بہت ہی پرسکون اور مہمان نوازی کا حق ادا کرنے والا تھا۔ حضور انور سے ملاقات کر کے یہ محسوس ہوا کہ واقعۃً ایک روحانی لیڈر ہیں۔ آپ کے اندر کوئی ایسی بات ہے کہ دیکھتے ہی عزت و احترام کرنے کو دل کرتا ہے۔ آپ کی آنکھیں بہت پرسکون ہیں اور آپ نہایت سادہ طبیعت ہیں اور یہی وہ خصوصیات ہیں جو ایک جماعت کے لیڈر میں ہونی چاہئیں۔

ملاقات کے آخر پر لتھوانیا سے آئے ہوئے ان تینوں طلباء وطالبات نے ملکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اردو میں ترنم کے ساتھ ایک ترانہ کے درج ذیل دو اشعار پیش کئے۔

سب دُکھ درد کروں گا دور
انی معك یا مسرور
گم تھے نام ہو گئے مشہور
انی معك یا مسرور

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اچھا پڑھا ہے۔ اچھی آواز ہے۔

ملک اسٹونیا سے ایک میاں بیوی نے جلسہ میں شرکت کی۔ میاں Rainer Kiin نے کہا کہ:

انہیں ایک ایسے پروگرام میں شرکت کا موقعہ ملا جس کا ہر پروگرام اپنی مثال آپ تھا۔ دونوں نے خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے وقت نکال کر ہمیں ملاقات کا موقعہ دیا۔

❁ اسی طرح خاتون Marika Merila صاحبہ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اپنی ساری زندگی میں خدا تعالیٰ کو یاد کرنے کا اس سے زیادہ حسین نظارہ نہیں دیکھا جس میں ہزاروں افراد اکٹھے ہو کر اپنے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ (ان کا اشارہ نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر! کی طرف تھا)

پھر کہتی ہیں کہ اتنے بڑے پیمانے پر اتنا اعلیٰ انتظام کرنا آپ کی جماعت کی خاصیت ہے جو مجھے ہمیشہ یاد رہے گی۔ مجھے اس بات نے بہت متاثر کیا ہے کہ آپ کے خلیفہ اپنی جماعت کی خواتین کی تعلیم کا بھی بہت خیال رکھتے ہیں اور نمایاں کارکردگی دکھانے والوں میں انعامات بھی تقسیم کرتے ہیں۔

اسٹونیا کے مہمان کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کا ایک بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ افرادِ جماعت کا روحانی معیار بڑھے۔ اگر یہ چیز حاصل ہو جائے تو جلسہ کامیاب ہوتا ہے۔ اگر کمی ہو تو آئندہ سال اس کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور اس کمی کو دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

لتھوانیا اور اسٹونیا کے وفود کی ملاقات کا یہ پروگرام ایک بجے تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں وفود کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور دونوں وفود نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

رومانیہ کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

اس کے بعد ملک رومانیہ Romania سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

رومانیہ سے امسال تین افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ ان میں سے ایک دوست حسین الحافظ صاحب تھے جن کا تعلق سیریا سے ہے لیکن ایک لمبے عرصہ سے رومانیہ میں رہتے ہیں۔ جب یہ جلسہ میں شامل ہوئے تو اپنے مبلغ سے کہنے لگے کہ کیا خلیفۃ المسیح کو ہم دور سے دیکھیں گے یا قریب سے بھی دیکھنے کا موقع ملے گا۔ اس پر مبلغ نے کہا کہ خلیفۃ المسیح سے ہماری ملاقات ہوگی۔ اس پر اُس نے کہا کہ وہ میری بات کا یقین کرنے کو تیار نہیں کہ خلیفۃ المسیح ہم جیسے معمولی لوگوں کو ملنے کا وقت دے سکیں گے۔ اس بات کا

قربانی، صدقہ، شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے و مرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے

SINDHI BROTHERS
& MEAT SHOP

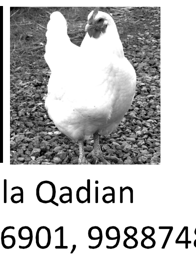

rop. Tariq
Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

اظہار انہوں نے حضور انور کی خدمت میں بھی کیا اور ملاقات کا شرف ملنے پر نہایت خوشی کا اظہار کیا۔ جزاکم اللہ کہا اور اپنے جذباتِ شکر اور خوشی و مسرت کے متعلق بتایا۔ ملاقات کے لئے جانے سے قبل وہ استغفر اللہ کا ورد بھی کرتا رہا اور مبلغ سے بطور خاص پوچھا کہ کیا اگر وہ حضور انور کے دستِ مبارک کا بوسہ لے تو کیا حضور کو برا تو نہ لگے گا۔ اور پھر یہ جان کر کہ وہ بوسہ لے سکے گا وہ بہت خوش ہوا اور اُس نے ملاقات کے وقت حضور انور کے دستِ مبارک کا بوسہ تین بار لیا۔

جلسے کے پہلے دن سے اُس نے کہنا شروع کر دیا تھا کہ وہ خلیفہ سے محبت کرتا ہے اور بار بار کہتا کہ سارے عالم اسلام کا ایک خلیفۃ المسلمین ہو تو مسلمانوں کے مسائل حل ہو جائیں۔ کیونکہ خلیفہ ہی ہے جو ہمیں سیدھا اور صحیح راستہ دکھا سکتا ہے۔ اس کا اظہار اس نے ملاقات کے دوران بھی کیا اور برملا کہا کہ آج سیریا والوں کے پاس خلیفہ ہوتا تو کبھی بھی ایسے حالات نہ آتے۔

اس نے یہ بھی کہا کہ یہ ملاقات اس کے لئے ایک بہت بڑی بات ہے اور اس کی زندگی کیلئے یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔

اس نے مبلغ سے پوچھا کہ خلیفہ کا انتخاب کیسے ہوتا ہے۔ مبلغ نے اُسے انتخابِ خلافت کے بارہ میں بتایا۔ اُسے یہ بھی بتایا کہ خلافت راشدہ بھی انتخاب سے قائم ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ انتخاب کے ذریعہ مومنوں کو اپنے چنیدہ بندے کیلئے اپنے تصرف و وحی خفی کے ذریعہ اکٹھا کر دیتا ہے۔ وحی خفی اور تصرف الٰہی کا پہلو اس کی سمجھ میں نہیں آیا۔ لیکن شام تک یہ مسئلہ اس کے لئے حل ہو گیا۔ اس نے خود بتایا کہ جب حضور انور لجنہ سے خطاب کر کے نمازِ ظہر و عصر کیلئے تشریف لا رہے تھے اور لوگ آپ کے دیدار کے لئے لائنوں میں کھڑے تھے تو وہ بھی حضور انور کے دیدار کیلئے کھڑا ہو گیا۔ جب حضور انور اس کے پاس سے گزرے اور اس کی آنکھیں حضور انور پر پڑیں تو بے اختیار اور بلا ارادہ اس کا ہاتھ حضور کو سلام کرنے کیلئے فضا میں بلند ہو گیا۔ اُس نے بتایا، اس بے اختیار فعل سے اُس پر تصرف الٰہی اور وحی خفی کا عقدہ حل ہو گیا ہے۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ عادتاً وہ عام طور پر ہاتھ بلند کر کے اور لہرا کر کسی کو سلام نہیں کرتا خواہ Obama ہی ہو۔ لیکن حضور کو دیکھ کر مجھ سے جو ہوا تصرفِ الٰہی یا وحی خفی سے ہی یہ فعل ہو سکتا ہے۔ ایسا کرنا میرے اختیار سے باہر تھا۔

موصوف نے کہا کہ میں بہت حد تک احمدیت کا قائل ہو چکا ہوں۔ چاہتا ہوں کہ اب پورے اطمینان کے بعد احمدیت میں داخل ہوں۔

❁ عرب مہمان کی طرف سے اس سوال کے جواب پر کہ ہم کس طرح مسلمان ممالک کو اکٹھا کر سکتے ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مسلم امہّ اپنے فرائض اور ذمہ داریاں بھول چکی ہے۔ اسلام کی سچی اور صحیح تعلیم پر عمل کرنے کی بجائے اس تعلیم کو بھلا بیٹھے ہیں اور بڑی بدعتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اهدنا الصراط المستقیم کہہ کر سیدھے راستے کے حصول کیلئے دعا سکھائی ہے۔

الحمد للہ رب العالمین کہہ کر خدا نے بتایا کہ وہ سارے جہان کا رب ہے اور پھر رحمان اور رحیم ہے۔ اگر تم خود لوگوں پر رحم کرو گے تو خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔ اپنے لوگوں کو بے دردی سے مارو گے تو پھر کس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے امن اور رحم کی امید رکھو گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ اپنے سرکل میں حکام کو سمجھائیں کہ اسلام کی صحیح تعلیم کو سمجھیں اور اس پر عمل کرنے میں ہی نجات ہے۔

موصوف نے کہا کہ ہمارے پاس خلیفہ نہیں اس لئے مسلمانوں کے حالات خراب ہو رہے ہیں اور ہر طرف ایک فساد برپا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ خلافت احمدیہ کے ماننے والے صرف پاکستان میں ہی نہیں ہیں بلکہ افریقہ میں ایک بہت بڑی تعداد نے احمدیت کو قبول کیا ہے اور وہ خلافت پر فدائی ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت و پیار کرتے ہیں اور رواداری سے پیش آتے ہیں۔ دنیا کے 204 ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے موجود ہیں۔

وفد کے ممبران نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم خلیفۃ المسیح کو رومانیہ میں دیکھیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا کرے یہ بات کسی وقت سچی ہو جائے اور میں وہاں جاؤں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے فرمایا کہ جلسہ پر آنے سے قبل آپ کے ذہن میں کوئی غلط فہمی ہو گی تو یہاں آنے کی بعد دور ہو چکی ہو گی۔ آپ اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھیں اور میری کتاب Pathway to peace پڑھیں۔ آپ ریڈیو، ٹی وی پر اسلام کے بارے میں سنتے ہیں۔ اگر لٹریچر پڑھیں تو آپ کو اسلام کی حقیقی تعلیم کا پتہ لگے گا اور یہ علم ہو گا کہ ہم اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور جو دوسرے ملاّں ہیں وہ غلط تعلیم پر چلتے ہیں۔

رومانیہ سے آنے والے مہمانوں میں ایک انگریزی کے استاد بھی تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ جلسہ اور اس کے انتظامات کو دیکھ کر اور ماحول کو دیکھ کر بیحد متاثر ہوئے ہیں۔ گو پہلے یہ جانتے تھے کہ جماعت بہت امن پسند اور محبت کرنے والی ہے۔ لیکن اب اس کا عملی مظاہرہ جلسہ کے ذریعہ ہوا ہے۔

حضور انور سے ملاقات پر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ حضور کی شخصیت بہت پروقار اور بہت متاثر کن ہے۔ اور مذاہب کے معاملہ میں کوئی تعصب آپ میں نہیں پایا جاتا۔ ہر کسی سے محبت اور پیار کا معاملہ فرماتے ہیں۔ تنگ نظری کا کوئی شائبہ بھی آپ کی ذات میں نہیں ہے۔ کسی بھی مقام اور درجہ کے آدمی کو متاثر کرنا جانتے ہیں۔

رومانیہ سے آنے والے ایک مہمان Mr. Dan Virgil Druta صاحب تھے جو کہ تاریخ کے ٹیچر ہیں اور انہوں نے یہودیت میں ماسٹرز کیا ہوا ہے۔

موصوف سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فروری میں لندن میں گلڈ ہال میں ایک پروگرام ہوا تھا۔ وہاں اسرائیل سے ایک ربائی آئے تھے۔ انہوں نے وہاں ایڈریس بھی کیا تھا۔ اس کے علاوہ دوسرے مذاہب عیسائی، دروزی، ہندو، اور دلائی لامہ کے نمائندگان نے بھی اس کانفرنس میں شرکت کی تھی۔ اس کانفرنس کا موضوع ’’اکیسویں صدی میں خدا تعالیٰ کا تصور تھا‘‘۔ اس کانفرنس میں تقریباً ایک ہزار سے زائد مختلف مذاہب کے مہمان تھے۔ بہت اچھے ماحول میں سارا پروگرام ہوا۔ ہم تو اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ سب کو ایک ہاتھ پر جمع کریں۔

بعد ازاں انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جماعت محبت اور پیار اور رضا کارانہ خدمت کرنے میں بہت آگے ہے۔ اتفاق و اتحاد بہت واضح طور پر نظر آتا ہے۔ بیعت کی تقریب کے بارے میں کہا کہ یہ نظارہ دل کو کھینچنے والا اور موہ لینے والا تھا۔ ایک ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اتحاد کا ایک دلفریب نقشہ ابھرتا ہے۔ نماز باجماعت پڑھتے دیکھ کر بہت متاثر ہوئے کہ ایک آواز پر سب زمین پر گر جاتے ہیں اور سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔ اُن کیلئے یہ ایک منفرد اور انوکھی بات تھی۔ اور بہت ہی پر اثر نظارہ تھا۔ موصوف نے کہا کہ جماعت کے افراد اپنے خلیفہ سے بے حد محبت کرتے ہیں۔ یہ محبت بہت بے لوث اور خالص محسوس ہوتی ہے کیونکہ اس میں کچھ بناوٹ، تصنع یا تکلف نہیں لگا بلکہ لگتا ہے جماعت کی اپنے خلیفہ سے محبت کسی فطری اور طبعی جذبہ سے ہے۔

رومانیہ کے وفد سے ملاقات کا یہ پروگرام سوا ایک بجے تک جاری رہا۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

البانیا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

بعد ازاں البانیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ ملک البانیا سے 21 افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا جس میں 10 غیر احمدی اور 11 احمدی افراد شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر مہمانوں نے بتایا کہ البانیا میں 70 فیصد مسلمان ہیں اور 20 فیصد عیسائی ہیں۔ اور البانیا دنیا کے اُن چند ممالک میں سے ہے جہاں مذہبی رواداری قوم کی بنیاد ہے۔ مہمانوں نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ ہر کام منظم تھا اور اتنے زیادہ لوگ بغیر کسی پریشانی کے اس جلسہ میں شامل تھے۔ مجھے یہ انتظام دیکھ کر بہت زیادہ خوشی ہوئی۔

ایک مہمان جو لمبا عرصہ فوج میں مختلف عہدوں پر رہے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

بحیثیت ایک سابق فوجی، میرے لئے سب سے اہم خوبی اس جلسہ میں نظم و ضبط کا خیال تھا کہ کس طرح ہزارہا افراد بنا کسی لڑائی جھگڑے کے نہایت سکون کے ساتھ تین دن تک جلسہ کی کاروائی سے مستفید ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ مذہبی طور پر Orthodox عیسائی ہیں لیکن جب جماعت کا پیغام ’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ کو دیکھا تو مجھے بادلوں والے آسمان میں سورج کی کرن نظر آئی اور میں نے عملی طور پر اس ماٹو کا نظارہ یہاں اس جلسہ میں دیکھا۔ افراد جماعت میں رضا کارانہ خدمات کا جذبہ یوں پایا جانا بھی ایک خوشکن تجربہ تھا کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی مہمانوں کو پانی پلا کر نہایت مسرت محسوس کر رہے تھے۔ میں نے یہاں جو بھی محبت، پیار، رواداری امن، سکون دیکھا ہے اس کے متعلق واپس جا کر اپنے دوستوں کو بتاؤں گا۔

❁ ایک مہمان حیدر صاحب نے بتایا کہ:

انہوں نے ایک خواب کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ انہوں نے اپنی ایک خواب بیان کی کہ چند سال قبل جبکہ ابھی انہیں جماعت کے بارہ میں کوئی معلومات نہیں تھی۔ ایک رات انہوں نے خواب دیکھا کہ وہ ایک دوست کے ہمراہ ہیں اور اس وقت انہیں اذان کی آواز سنائی دیتی ہے۔ چنانچہ وہ اور ان کے دوست نماز پڑھنے کیلئے ایک پہاڑ پر چلنے لگتے ہیں اور غالباً پہاڑ کی چوٹی پر نماز پڑھائی جانی ہے۔ جب وہ بلندی پر پہنچے تو وہاں انہیں مختلف داڑھیوں والے افراد نظر آئے جو ایک دوسرے کو دھکا دے رہے ہیں اور مار پیٹ کر رہے ہیں۔ کہیں آگ لگی ہوئی ہے اور ایک عجیب خوفناک صورتحال ہے۔ اس پر حیدر صاحب اپنے دوست سے کہتے ہیں کہ یہاں سے نکلو ورنہ یہ لوگ ہمیں بھی مار دیں گے۔ چنانچہ وہ وہاں سے روانہ ہوتے ہیں اور تھوڑی ہی دوری پر انہیں ایک سرسبز و شاداب وادی نظر آتی ہے جو چاروں اطراف سے خوبصورت تناور درختوں سے گھری ہوئی ہے۔ اس وادی میں سفید لباس میں ملبوس نمازیوں کی ایک کثیر تعداد انتہائی نظم و ضبط کے ساتھ نماز کیلئے صف آراء ہے اور ان کے سامنے ایک شخص کھڑا ہے جو ان کی امامت کر رہا ہے۔ میں اپنے دوست سے پوچھتا ہوں کہ یہ کون لوگ ہیں تو وہ مجھے بتاتا ہے کہ یہ احمدی لوگ ہیں اور اتنے میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ اس وقت میں جماعت کے نام سے بھی واقف نہ تھا اور نہ میرا کسی احمدی سے رابطہ تھا۔ یہی خواب میرے قبول احمدیت کا موجب بنی۔

حیدر صاحب نے اپنی ایک دوسری خواب بیان کرتے ہوئے بتایا کہ وہ دیکھتے ہیں کہ ان کے گھر میں کوئی بیمار ہے اور وہ ڈاکٹر تلاش کرتے ہیں۔ اسی اثناء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ان کے گھر میں تشریف لاتے ہیں اور انہیں مکمل اطمینان ہو جاتا ہے کہ اب ان کے سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا خدا آپ کی تمام پریشانیاں اور تکلیفیں دور کرے۔

حیدر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ چند ماہ قبل ان کا اکلوتا بیٹا عزیز انس جواب اٹھارہ ماہ کا ہے، شدید بیمار

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

ہوگیا اور یہاں تک کہ ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا۔ ایسی حالت میں عزیز کو خصوصی طیارہ کے ذریعہ اٹلی کے ایک ہسپتال میں لے جایا گیا۔ اس دوران حضور انور کی خدمت میں متعدد مرتبہ دُعائیہ خطوط لکھے گئے اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے کئی ماہ ہسپتال میں علاج کے بعد معجزانہ طور پر عزیز کو شفا عطا فرمائی۔ حیدر صاحب نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ حضور انور نے ان کے خاندان کیلئے ہر مسئلہ و پریشانی کے موقع پر دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ہر مرتبہ اپنے فضل سے ان کی حفاظت و نصرت فرمائی۔

❁ ایک مہمان سنان بریشانائے Sinan Breshanaj نے بتایا کہ یہ ان کیلئے عظیم الشان سعادت ہے کہ انہیں تیسری مرتبہ خلیفۃ المسیح سے ملنے کا موقع مل رہا ہے۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں البانیہ تشریف لانے کی درخواست کی اور عرض کی کہ حضور انور کی سرزمین البانیہ میں تشریف آوری پوری البانین قوم کیلئے عظیم الشان سعادت کا موجب ہوگی۔

❁ ایک مہمان لمتوڑ ابڑالیو Lumtor Ibraliu صاحب جو ایک سکول کے ڈائریکٹر ہیں اور پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے ہیں نے بتایا کہ البانین منشور کے مطابق اسکول کی تعلیم اور مذہب کو بالکل الگ رکھا جاتا ہے۔ جبکہ اس جلسہ میں شامل ہوکر مجھے پتہ لگا کہ مذہب اور تعلیم مراکز کے درمیان ایک گہری مشابہت پائی جاتی ہے کیونکہ وہ دونوں ہی معاشرہ میں اعلیٰ انسانی اخلاق کو قائم کرنے کیلئے کوشاں ہیں۔ بحیثیت ڈائریکٹر مجھے احساس ہے کہ ایک تعلیمی درسگاہ کو چلانا کس قدر مشکلات کا حامل ہے جبکہ اس جلسہ میں ہزار ہا افراد کا اس قدر اطاعت وسکون کا مظاہرہ کرنا اور جماعت کا اپنے امام کی آواز پر لبیک کہنا قابل رشک ہے۔

❁ وفد کے ایک ممبر آرتوگریل درویشی Artogrel Dervishi صاحب جنہوں نے جلسہ کے موقع پر ہی بیعت کی تھی، حضور انور کی خدمت میں اپنے لئے اور اپنی والدہ اور اہل وعیال کی صحت وسلامتی اور ایمان وتقویٰ میں ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔

❁ ایک البانین مہمان Perikli Lleshi جو مقامی بلدیہ کے نائب صدر ہیں نے کہا کہ:

انہوں نے گزشتہ سال بھی جلسہ میں شمولیت اختیار کی تھی اور امسال جو چیز انہیں نمایاں طور پر نظر آئی وہ جرمنی نژاد احباب کی غیر معمولی حاضری تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس جلسہ میں ہمیں یہ بھی نظر آیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے علاوہ دیگر تمام مسلمان فرقوں میں صرف دعاوی اور لفاظی ہی نظر آتی ہے جبکہ اسلام کا حقیقی عملی نمونہ صرف جماعت احمدیہ کا ہی طرہ امتیاز ہے۔

❁ بیعت کی تقریب میں شامل ہونے والے ایک البانین مہمان ایڑوین صاحب نے بتایا مجھے اس جلسہ میں دو باتوں نے بہت متاثر کیا ہے۔ ایک تو بیعت کی تقریب تھی۔ جماعت سے متعارف ہونے سے پہلے میں نے حدیثوں کی کتاب میں پڑھا تھا کہ جب امام مہدی علیہ السلام نازل ہوں گے تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اُن کی بیعت میں شامل ہو۔ چنانچہ بیعت میں شامل ہوکر ان کی عجیب قلبی کیفیت تھی۔ دوسری بات جس نے مجھے بہت متاثر کیا وہ ایک کثیر تعداد میں سعید الفطرت روحوں کا خوابوں کے ذریعہ خبر پاکر جماعت میں شامل ہونا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ واقعی الٰہی جماعت ہے اور اللہ تعالیٰ خود دلوں کو اس جماعت کی طرف کھینچ رہا ہے۔

❁ ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میرے گھر والے سب حضور انور کو سلام کہتے ہیں۔ میرے برادر نسبتی کی خواہش تھی کہ وہ جلسہ پر آئے لیکن وہ آنہیں سکا۔ اس نے کہا تھا کہ میری طرف سے ایک ملین دفعہ حضور انور کو سلام کہنا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ایک ملین سے بڑھ کر میری طرف سے بھی سلام کہہ دیں۔

ملاقات کا یہ پروگرام ایک بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے وفد کے سب ممبران کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے۔

وفد کے ہر ممبر نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ وفد کے ممبران حضور انور سے شرف مصافحہ پاتے ہوئے حضور انور کا ہاتھ چومتے اور اپنے رخساروں کے ساتھ لگاتے اور روتے تھے۔ کبھی اپنے چہرے حضور انور کے بازو کے ساتھ لگاتے اور کبھی کندھے پر لگاتے اور فرطِ جذبات سے روتے جاتے۔

ایک نومبائع دوست اپنی اہلیہ کیلئے انگوٹھیاں لائے تھے۔ انہوں نے حضور انور کے ہاتھ میں دیں کہ ان کو تبرک کردیں۔ حضور انور نے یہ انگوٹھیاں اپنی الیس اللہ بکاف عبدہ والی انگوٹھی کے ساتھ مس کیں۔ یہ نوجوان یہ بابرکت انگوٹھیاں پاکر بے حد خوش تھا اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کیلئے مسجد تشریف لے آئے نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزم نوید الحق صاحب ولد عبد الحق صاحب گروس گراؤ جرمنی کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

موصوف تقریباً ایک سال بیمار رہنے کے بعد 10 جون کو 24 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصوف نمازوں کے پابند اور وقار عمل میں بڑے شوق سے شامل ہوا کرتے تھے۔ نیک اور مخلص نوجوان تھے۔ ان کے والد حلقہ Butterlborn کے سیکرٹری مال ہیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خطبہ نکاح

تشہد تعوذ اور خطبہ نکاح کی مسنون آیات کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح اور شادی کے موقع پر انسان اور خاص طور پر وہ لڑکے لڑکیاں جن کی شادی ہو رہی ہو بڑے خوش ہوتے ہیں۔ ان کے خاندان خوش ہوتے ہیں لیکن حقیقی خوشی اس وقت ہوتی ہے جب ہر لحاظ سے یہ شادیاں یہ رشتے کامیاب ہوں۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں۔ ایک دوسرے کی پریشانیوں اور دکھوں کا درد رکھنے والے ہوں۔ پس اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت دی ہے کہ ان شادیوں کو صرف دنیاوی خوشیوں کا ذریعہ نہ بناؤ بلکہ اپنے نفسوں کو ٹٹولو۔ ان میں اگر کوئی ایسی برائی ہے جو تمہارے رشتوں میں دراڑیں پیدا کرسکتی ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ ہمارے اعمال کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ دور فرمائے۔ اور یہ رشتے جو قائم ہونے ہیں ہماری کسی لغزش کی وجہ سے یا ہماری کسی خطا کی وجہ سے یا کسی شامتِ اعمال کی وجہ سے ان میں دراڑیں نہ پیدا ہونے لگ جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے دے اس کو دُنیا چاہے جتنا زور لگالے گمراہ نہیں کرسکتی۔ لیکن ہدایت کیلئے بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں کچھ باتوں پر عمل کرنا ہوگا۔ ان رشتوں کو نبھانے کیلئے کچھ چیزوں پر عمل کرنا ہوگا اور اس کیلئے سب سے پہلی چیز تقویٰ ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سامنے رکھو۔ اپنے نئے قائم ہونے والے رشتوں کے جاری رکھنے کیلئے ان کے حق ادا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے جو ہدایات دی ہیں ان پر غور کرو اور ان پر عمل کرو۔ ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بناؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اور یاد رکھو کہ بعض لڑکوں کی طرف سے جو ظلم ہوتے ہیں اور بعض لڑکیوں کی طرف سے جو زیادتیاں ہوتی ہیں یا ان کے خاندانوں کی طرف سے ہوتی ہیں اس کے متعلق یہ نہ سمجھو کہ تم جو کچھ کررہے ہو اس پر تمہیں دیکھنے والا کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نگران ہے۔ وہ تمہیں دیکھتا ہے اور اس بات کو ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر نہیں چلو گے تو جہاں تمہیں اس دنیا میں مشکلات کا سامنا ہوگا تمہیں پریشانیوں کا سامنا ہوگا، دکھوں اور تکلیفوں سے تم گزرو گے وہاں اللہ تعالیٰ کی سزا کا بھی مستوجب ٹھہرو گے۔ اس لئے ان رشتوں کو نبھانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی ہدایات کو ہمیشہ سامنے رکھو۔ اور پھر اگر تقویٰ پر چلتے رہو گے، ہدایات کو سامنے رکھو گے تو یہ بات تمہارے پیش نظر رہے کہ تم نے رشتوں کے نبھانے کیلئے ہمیشہ سچ بولنا ہے، سچائی پر قائم رہنا ہے ایک دوسرے کا اعتماد حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں چھپانی اور جب یہ اعتماد لڑکا اور لڑکی میں حاصل ہوتا ہے تو رشتے کامیاب ہوتے ہیں۔ بعض باتیں اگر چھپائی جائیں تو پھر رشتے کامیاب نہیں ہوتے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنی کل کو بھی دیکھو اور اپنی نسلوں کی کل کو بھی دیکھو۔ تمہاری کل یہ ہے کہ تمہارے رشتے صحیح طرح نبھائے جارہے ہیں کہ نہیں؟ تمہاری کل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرکے تم آئندہ آنے والی جو ہمیشہ کی زندگی ہے اس کیلئے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کررہے ہو کہ نہیں؟ تمہاری کل یہ ہے کہ تمہارے آپس کے تعلقات کی وجہ سے تمہارے بچے اچھے ماحول میں پروان چڑھ رہے ہیں کہ نہیں؟ تمہاری کل یہ ہے کہ تمہارے بچے جو پیدا ہوں (انشاء اللہ تعالیٰ) وہ اللہ تعالیٰ کی احکامات پر عمل کرنے والے ہیں کہ نہیں؟ تمہاری کل یہ ہے کہ تمہارے بچے جو پیدا ہورہے ہیں ان کو تم خلافت کے نظام سے جوڑنے کیلئے ان کی تربیت کررہے ہو کہ نہیں؟ تمہاری کل یہ ہے کہ تم اپنے بچوں کی ایسی تربیت کررہے ہو کہ نہیں جو تمہارے لئے دعائیں کریں اور ان کی دعائیں تمہارے مرنے کے بعد تمہارے کام آئیں؟ پس اس سے مزید وسیع مضمون نکلتے چلے جاتے ہیں۔ جتنا آپ اس کو پھیلانا چاہیں۔ پس یہ دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر اس نہج پر یہ خوشیاں منائی جارہی ہوں تو پھر وہی ہمیشہ کی کامیابی کی ضمانت بنتی ہیں۔ اگر اس طریق پر یہ خوشیاں نہیں منائی جارہی ہیں تو یہ عارضی خوشیاں ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جو رشتے طے ہورہے ہیں ان میں واقفینِ نو بھی، واقفین زندگی بھی ہیں، مربیان بھی ہیں اور مربیان کی سب سے زیادہ بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ جہاں اپنے آپ کو نمونہ بنائیں، دوسرے ان سے ہدایت حاصل کرنے والے ہوں، ان کے نمونہ کو دیکھنے والے ہوں وہاں وہ اپنے گھروں میں بھی ایک ایسا ماحول پیدا کریں جہاں دین ہمیشہ دنیا پر مقدم رہے۔ ان کی بیویوں کو بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ایک واقفِ زندگی کی بیوی ایک مربی سلسلہ کی بیوی اسی طرح واقف زندگی ہے جس طرح اس کا خاوند اور اس کو اسی طرح قربانیاں دینے کی ضرورت ہے جس طرح اس کے خاوند کو دینی پڑیں گی یا اس سے توقع کی جاسکتی ہے۔

پس یہ سوچ واقفین زندگی سے مربیان سے شادی اور نکاح کرنے والوں کی ہونی چاہئے اور ان کے خاندانوں کی بھی ہونی چاہئے کہ یہ نہ سمجھیں کہ ان کی بیٹی کی ساری خواہشات پوری کی جائیں گی۔ محدود وسائل اور مختلف جگہوں پر رہتے ہوئے جہاں بھی مربی یا واقفِ زندگی کا تعین ہوتا ہے اس کو اس کے ساتھ سختیوں سے بھی گزرنا پڑے گا۔ اب تو افریقہ میں بھی بہت سارے حالات بہتر ہیں۔ پہلے ایسے حالات تھے کہ مربیان کو بڑی قربانیاں دینی پڑتی تھیں اور ان کی بیویاں اور بچے بھی شامل ہوتے تھے۔ لیکن کبھی ان بزرگوں نے اُف نہیں کی۔ کبھی مطالبے نہیں کئے۔ تو یہ تربیت ہے جو جماعت کے واقفین زندگی کی ہونی چاہئے اور مربیان کی ہونی چاہئے اور یہ تربیت ہے جو ہر احمدی کی ہونی چاہئے کہ اس نے اعمال صالحہ بجالانے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا ہے تاکہ اس زندگی کی خوشیاں اتنی لمبی پھیلتی چلی جائیں کہ وہ آئندہ زندگی میں بھی اس کے کام آسکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob.+91-7738340717,9819780273

پس یہ باتیں خاص طور پر ایک نئے شادی شدہ جوڑے کو بھی ہر جوان کو بھی جو شادی شدہ ہے اور ہر بوڑھے کو بھی یاد رکھنی چاہئے۔ پس اس طریق پر سوچنے کی کوشش کریں اور اپنے گھروں کو اس طرح بنانے کی کوشش کریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے بھی اور جماعت کے تمام رشتے اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ آمین۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا:۔

۱۔ عزیزہ عافیہ نیلوفر بنت مکرم مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی کا نکاح عزیزم جناح الدین سیف (طالبعلم جامعہ جرمنی) ابن مکرم فلاح الدین سیف صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۲۔ عزیزہ ہانیہ اکرم بنت محمد اکرم خان صاحب کا نکاح عزیزم شعیب عمر (طالب علم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم حبیب احمد عمر صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۳۔ عزیزہ رضوانہ ناصر بنت مکرم محمود احمد ناصر صاحب آف بیلجئم کا نکاح عزیزم آفاق احمد (طالب علم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم اشتیاق احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۴۔ عزیزہ یسریٰ عمرو بنت مکرم حسن بن عمر صاحب کا نکاح عزیزم محمد بلال سکندر ابن مکرم حافظ احسان سکندر صاحب (مبلغ سلسلہ بیلجئم) کے ساتھ طے پایا۔

۵۔ عزیزہ فائزہ کبیر الدین بنت مکرم کبیر الدین صاحب کا نکاح عزیزم لقمان احمد باجوہ صاحب (طالب علم جامعہ احمدیہ یوکے) ابن مکرم محمد بوٹا باجوہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

۶۔ عزیزہ لبنیٰ تنویر گھمن بنت مکرم تنویر احمد گھمن صاحب کا نکاح عزیزم منصور احمد گھمن (طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) ابن مکرم منور احمد گھمن صاحب کے ساتھ طے پایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فریقین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بلغارین وفد کی
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

پروگرام کے مطابق پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے جہاں ملک بلغاریہ سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

بلغاریہ سے امسال 82 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ میں شامل ہوا جن میں 35 مرد حضرات اور 47 خواتین تھیں۔ احمدی احباب کے علاوہ ایک بڑی تعداد غیر از جماعت احباب کی بھی تھی۔

❀ بلغاریہ سے آنے والے ایک مہمان نے کہا: میں پہلی دفعہ یہاں آیا ہوں۔ جب تک میں یہاں نہیں آیا تھا تو اور کیفیت تھی اور جماعت کا مخالف تھا۔ جب سے یہاں آیا ہوں اور جلسہ کا ماحول دیکھا ہے اور حضور کے خطابات سنے ہیں تو میری کایا پلٹ گئی ہے۔

❀ پھر ایک خاتون جو پہلی دفعہ آئی تھیں کہنے لگیں کہ جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ ہم سب کو بہت اچھا لگا۔ ہمارا بہت اچھا خیال رکھا گیا۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں آپ کا شکریہ ادا کرسکوں۔

❀ ایک خاتون کہنے لگیں کہ میں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ مجھے سب سے زیادہ اس بات نے متاثر کیا ہے کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطابات میں اللہ کے بارہ میں بہت زیادہ فرمایا ہے۔ مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی ہے۔

❀ بلغاریہ سے آنے والے ایک دوست نے کہا کہ:۔

میں عیسائی ہوں اور پہلی دفعہ آیا ہوں۔ بہت متاثر ہوا ہوں اور اسلام کا حقیقی اور حسین چہرہ یہاں دیکھا ہے۔ اب دل چاہتا ہے کہ بلغاریہ میں یہ اعلان کر دیا جائے کہ کثرت سے لوگ یہاں جلسہ پر آئیں تا کہ انہیں معلوم ہو کہ اسلام کتنا پیارا مذہب ہے اور ہم کس طرح باہمی پیار و محبت اور رواداری کے ساتھ زندگی گزار سکتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا تھا کہ اگر اعلان کریں گے تو مفتی آپ کو آنے سے روک دیں گے۔ پھر مشکل پڑ جائے گی۔ عیسائیوں کو کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن مسلمانوں کیلئے مسائل پیدا ہوں گے۔

❀ ایک مہمان نے عرض کیا کہ:

یہاں جلسہ پر ہمیں روحانی کھانا ملا ہے۔ ہمیں بلغاریہ میں اس کھانے کی ضرورت ہے وہاں ہمیں یہ کھانا کب ملے گا؟ اس پر حضور انور نے فرمایا جب حکومت اجازت دے گی اور ہم آزادی کے ساتھ احمدیت کا پیغام پہنچائیں گے۔

❀ ایک خاتون نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ:

میں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ مجھے یہاں کا ماحول اور آپس میں پیار و محبت بھائی چارہ اتنا اچھا لگا ہے کہ میں اپنے آپ کو آپ کا حصہ ہی سمجھتی ہوں۔ سارا انتظام بہت اچھا تھا۔

❀ ایک عیسائی خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ:

میری نواسی شادی شدہ ہے۔ اس کے ہاں اولاد نہیں ہے۔ میں خلیفۃ المسیح کی دعاؤں پر کامل یقین رکھتی ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ آپ اس بچی کیلئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اسے اولاد سے نوازے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ڈاکٹر کو دکھائیں۔ اس پر خاتون نے بتایا کہ ڈاکٹر کو دکھایا ہے۔ ڈاکٹر کہتا ہے کہ کچھ نہیں ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پھر انشاء اللہ بچے ہو جائیں گے۔ اس پر وہ عورت بے حد خوش ہوئی۔

❀ بلغاریہ میں مقیم ایک پاکستانی احمدی نوجوان نے درخواست کی کہ میں وقف نو ہوں اور میں نے بزنس میں ماسٹرز کیا ہے۔ اب وقف کرنے کا ارادہ ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بزنس کی تو ضرورت نہیں ہے۔ ہاں تراجم کا کام لیا جاسکتا ہے۔ باقاعدہ مکمل وقف کرنے کا ارادہ ہے تو لکھ کر بھیجو۔

❀ ایک خاتون نے اپنے ایک رشتہ دار کی شادی کیلئے جو ساتھ آئے ہوئے تھے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

❀ بلغاریہ کے وفد سے ملاقات کا یہ پروگرام 6 بجکر 30 منٹ تک جاری رہا۔

آخر پر وفد کے ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بوزنیا کے وفد کی
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

بعد ازاں بوزنیا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات شروع ہوئی۔ بوزنیا سے امسال 23 افراد کا وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔

❀ بوزنیا کے وفد کی ایک ممبر خاتون Sanela صاحبہ نے ملاقات میں کہا کہ میرے بہت سے سوالات تھے جو میں نے پوچھنے تھے۔ لیکن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ اور خطاب میں ان سارے سوالات کے جوابات دے دیے ہیں اور میرے تمام سوالوں کا جواب مل گیا ہے۔ اب میرا کوئی سوال نہیں رہا۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت تصور کرتی ہوں۔ کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تابع ہوں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمارے خلیفہ ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو باتیں میں نے کی تھیں وہ تو ساری پرانے احمدیوں کیلئے تھیں۔ آپ کیلئے کیسے ہوئیں؟ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ حضور انور کی وہ باتیں جو عاجزی اور انکساری اور خدا تعالیٰ کی محبت اور قبولیت دعا کے بارہ میں تھیں اور یہی میرے سوالات کے جواب تھے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو علم اور معرفت میں بڑھائے۔

❀ ایک بوزنین خاتون نے عرض کیا کہ

میں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ گذشتہ سال حج پر گئی تھی۔ ہم نے جو گزشتہ تین دن جلسہ کے یہاں گزارے ہیں لگ رہا ہے کہ یہاں پر حج کی طرح کا ہی ماحول تھا۔ یہاں محبت ہی محبت دیکھی ہے۔ عورتوں اور مردوں کے الگ الگ انتظامات کئے گئے ہیں۔ اور سارے انتظامات بہت اچھے اور منظم تھے۔ حضور انور کے خطابات نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔ اور حضور انور کی تقاریر سن کر ہمیں بہت فائدہ حاصل ہوا ہے۔

❀ بوزنیا سے آنے والے ایک دوست نے بتایا کہ 1997ء میں جماعت احمدیہ سے تعارف اور رابطہ ہوا لوگ ان کے خلاف ہو گئے۔ انہوں نے جماعتی کتب حاصل کر کے مطالعہ کرنا شروع کیا۔ مطالعہ کے بعد یہ بات واضح ہوگئی کہ جماعت میں سچائی ہے۔ باقی سب غلط ہے۔ حضور انور کے ساتھ ملاقات میری زندگی میں سب سے بڑی خوشی کا موقع ہے۔ جماعت احمدیہ کی سچائی مجھ پر واضح ہوگئی ہے کہ یہی سچی جماعت ہے، جو اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو آپ نے دیکھا ہے خدا تعالیٰ آپ کو وہاں اپنے ماحول میں پھیلانے اور بتانے کی توفیق دے۔ موصوف نے عرض کیا کہ میں شکر گزار ہوں کہ جماعت کی سچائی مجھ پر واضح ہوگئی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ آپ کے ایمان اور دل کو مزید کھولے اور یقین سے بھر دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بوسنیا میں سیلاب سے متعلق استفسار فرمایا تو اس پر وفد کے ممبران نے بتایا کہ ہیومینٹی فرسٹ کی طرف سے امدادی کاروائی ہو رہی ہے۔ ہماری جو مدد کی گئی ہے اور ہمارے ساتھ ہمدردی کا سلوک کیا گیا ہے ہم اس کو کبھی نہیں بھلا سکتے۔ 1996ء میں جنگ کے بعد بھی ہیومینٹی فرسٹ نے ہماری بہت مدد کی تھی۔ بعد ازاں وہ احباب جو پہلی مرتبہ جلسہ میں شریک ہوئے ان میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا۔

❀ سب سے پہلے Muyo صاحب نے عرض کیا کہ مجھے بے حد خوشی ہے کہ مجھے یہاں آنے کا موقع ملا ہے اور میں دل میں ایک قسم کا اطمینان محسوس کر رہا ہوں۔

❀ بعد ازاں زعیم صاحب نے عرض کیا کہ بوسنیا میں جنگ کے دوران خاکسار کو ہیومینٹی فرسٹ کے ممبران کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ اگرچہ موجود رئیس العلماء اس وقت ہمارے علاقہ میں مفتی تھا اور اس نے جماعت کے خلاف بہت غلط باتیں پھیلائیں تھیں لیکن خاکسار اور خاکسار کی والدہ جو کہ اس وقت 93 سال کی تھیں ہم نے ان مخالفوں کی پرواہ کئے بغیر ہیومینٹی فرسٹ کی ٹیم کو اپنے گھر میں دعوت دی اسی طرح ان کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے۔ آپ کی جماعت نے ہمارے علاقہ میں ایک 300 سال پرانی مسجد جو کہ جنگ سے متاثر ہو چکی تھی اس مسجد کو renovate کیا ہے۔ اس جلسہ میں آنے سے قبل میرا یہ خیال تھا کہ یہ جماعت وہابی جماعت ہے لیکن خاکسار اپنے بیٹے کے ساتھ اور اسی طرح ایک اور دوست اپنی اہلیہ کے ساتھ آئے ہیں تا کہ ہم اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ کر صحیح معلومات حاصل کرسکیں۔ یہاں آکر مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ وہی ماحول ہے جیسا کہ حج پر ہوتا ہے۔ میں یہاں کے تمام انتظامات اور جلسہ کے پروگراموں سے بہت خوش ہوں اور آپ کا شکر گزار ہوں۔ ہم نے جو بھی سنا اور دیکھا ہے اس نے دل پر اثر کیا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب آپ نے خود دیکھ لیا کہ مولوی کیا کہتا ہے اور

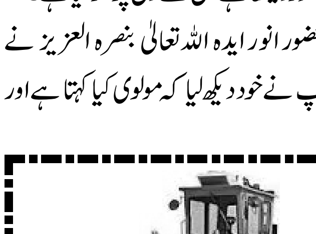
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST.BHADRAK,PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

حقیقت کیا ہے۔ جب آپ اپنے گھروں کو واپس جائیں تو لوگوں سے کہیں کہ احمدی تو امن کی تعلیم کا پرچار کرتے ہیں اور یہ لوگ دراصل بدامنی پھیلاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں آپ کو کوئی بدامنی نظر نہیں آئی۔ اگر دوسرے لوگ اس سے بہت چھوٹے پیمانے پر جلسہ کا انتظام کریں تو آپ کو پھر بھی اس میں مختلف قسم کے مسائل نظر آئیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ باتیں جو آپ نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کی ہیں ان کو اپنی قوم تک پہنچا پائیں۔

❁ اس کے بعد Safer صاحب نے عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے یہاں آنے کی توفیق عطا فرمائی۔ خصوصاً حضور انور سے ملاقات کی توفیق ملی۔ خاکسار اس پر فخر محسوس کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سینہ کھول دے اور آپ کو احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁ بعد ازاں Vladimir صاحب جو ایک Serbian orthodox نوجوان ہیں اور Phd کررہے ہیں انہوں نے حضور انور سے Concept of logos کے بارہ میں سوال کرتے ہوئے عرض کیا کہ اسلام اس کے بارہ میں کیا کہتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق مذہب اور سائنس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ قرآن کریم نے Big Bang کا بتایا ہے اور بلیک ہول کا ذکر کیا ہے اور آج کل کے جو ذرائع مواصلات ہیں اور جو بڑی بڑی نہروں کے ذریعہ سمندر آپس میں ملائے گئے ہیں ان سب کے بارہ میں قرآن کریم میں پیشگوئیاں موجود ہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ انسان دوسرے Planet تک رسائی حاصل کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ڈاکٹر عبد السلام جو ایک احمدی سائنسدان تھے اور نوبل انعام یافتہ تھے وہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں 700 آیات بالواسطہ یا بلاواسطہ ایسی ہیں جو سائنس سے تعلق رکھتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیوزی لینڈ کے کلیمنٹ ریگ Clement Wragge کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے آخری سال مئی 1908ء میں لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کی تھی اور آپ علیہ السلام سے سائنس اور قرآن کریم کے حوالہ سے مختلف سوالات کئے تھے کہ کیا ان میں تضاد موجود ہے؟ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے تھے۔ کہ دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ چنانچہ کلیمنٹ ریگ صاحب پوری طرح مطمئن ہوئے اور پھر انہوں نے احمدیت بھی قبول کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف کو فرمایا کہ آپ اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب Revelation, Rationality Knowledge and Truth کا مطالعہ کریں۔ بعد ازاں حضور انور نے ازراہ شفقت اپنے دست مبارک سے خود اس نوجوان کو یہ کتاب عطا فرمائی۔

اس نوجوان نے ایک اور سوال کیا کہ بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ہے کہ میں سچائی ہوں، میں راستہ ہوں۔ اس بارہ میں حضور کا کیا خیال ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی تھے اور تمام نبیوں کی طرح سچائی کے ساتھ آئے تھے۔ انہوں نے جو کہا ہے صحیح کہا ہے۔ ہر نبی اپنے دور میں سچائی کے ساتھ آتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اپنے علاقہ میں اس وقت کے نبی تھے اور سچائی لیکر آئے تھے۔ انہوں نے بعد میں آنے والے نبی کی بھی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور وہ بائبل میں درج ہے۔ آپ کے ماننے والوں کو اس بارہ میں بھی سوچنا اور سمجھنا چاہئے۔

❁ ایک خاتون سعادتہ صاحبہ نے عرض کیا کہ میں یہاں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ انتظامیہ نے ہمارا بہت اچھا خیال رکھا ہے۔ حضور انور کو قریب سے دیکھنا ایک بڑی سعادت ہے۔ ان تین دنوں میں مجھے حج کا سا ماحول محسوس ہو رہا تھا۔ یہاں طلباء اور طالبات کو میڈل دئے جاتے ہیں۔ اس کا بھی مجھ پر بہت اثر ہوا ہے۔

❁ ایک دوست کہنے لگے کہ مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی۔ اس لئے نہیں کہ میں پہلی دفعہ جرمنی آیا ہوں۔ بلکہ اس لئے کہ میں پہلی دفعہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔ اور تین دن یہاں بہت ہی روحانی ماحول میں گزرے ہیں اور ہر طرف محبت اور پیار اور بھائی چارہ کا ماحول دیکھا ہے۔

❁ ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں عیسائی آرتھوڈوکس ہوں اور سربیا سے پہلی دفعہ آئی ہوں۔ سربیا کے ایک احمدی نوجوان نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی۔ مجھے ٹی وی، میڈیا پر مسلمانوں کے حالات دیکھ کر ان سے خوف آتا تھا۔ لیکن یہاں آکر تو میں نے پرامن اسلام دیکھا ہے۔ یہاں بھائی چارہ ہے۔ رواداری ہے۔ ہر ایک دوسرے سے پیار و محبت سے مل رہا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم ہر ایک کے ساتھ پیار محبت سے پیش آتے ہیں۔ ہر ایک کے ساتھ گھل مل جاتے ہیں اور یہی سچا اسلام ہے۔ اب آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کو ہر طرف سے پیار و محبت ہی ملے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب آپ نے سچا اسلام دیکھ لیا ہے جو ہر ایک کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرتا ہے۔ اب واپس جاکر لوگوں کو بتائیں کہ آپ نے صحیح اسلام دیکھا ہے۔ لوگوں کو بتائیں کہ اگر انہوں نے صحیح اسلام دیکھنا ہے تو پھر احمدیہ مسلم کمیونٹی سے رابطہ کریں۔

❁ ایک مہمان دوست نے کہا میں پہلی دفعہ آیا ہوں اور شہر سے 125 کلومیٹر دور رہتا ہوں۔ میں نے 2006ء میں بیعت کی تھی۔ میں اپنی بیوی کے ساتھ آیا ہوں اور ہمیں جلسہ کی کاروائی بہت پسند آئی۔ بوزنین ترجمہ ہو رہا تھا۔ مجھے بہت خوشی ہے اور میں خوش قسمت ہوں کہ حضور انور کے سامنے موجود ہوں۔ حضور کے قریب ہوں اور حضور کے ہاتھ کو بوسہ دینا چاہتا ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف کو اور باقی تمام مہمانوں کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔ یہ لوگ مصافحہ کرتے ہوئے حضور انور کے ہاتھ کو چومتے اور اپنے چہروں کے ساتھ لگاتے۔ ایک نوجوان نے حضور انور کے سینے کے ساتھ اپنا سر لگا دیا اور روتا رہا۔

حضور انور نے ازراہِ شفقت وفد کے تمام ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ دیئے۔ وفد کے تمام ممبران نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

بوزنیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام سات بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔

کوسووو اور مانٹینگرو کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں سات بجکر 25 منٹ پر ملک کوسووو اور مانٹینگرو سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی۔ سب سے پہلے باری باری وفد کے ممبران نے اپنا تعارف کروایا۔

❁ ملک Kosovo سے آنے والے ایک دوست Nezir Balaj صاحب نے بتایا کہ میں پہلی دفعہ آیا ہوں اور حکومتی محکمہ میں کام کرتا ہوں۔ میں نے کل بیعت کی ہے۔ میں کبھی سوچ نہیں سکتا تھا کہ ایسا عظیم الشان جلسہ ہوسکتا ہے۔ اگر جرمنی ملک بھی کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا۔ صرف جماعت احمدیہ کی یہ خوبی ہے کہ وہ ایسا عظیم الشان جلسہ کرسکتی ہے۔ جس میں صرف امن، محبت، پیار اور رواداری ہو۔ ہر ایک دوسرے سے محبت کرے اور کوئی منفی بات نہ ہو۔ اپنے ذہن میں یہ سوچتا ہوں کہ حضور انور پورے یورپ سے صدر ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: یورپ تو بہت چھوٹی سی چیز ہے۔ خلافت تو ساری دنیا کیلئے ہے۔ ہمیں حکومتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے روحانی حکومت قائم کرنی ہے اور وہ خلافت ہے۔ یہ دنیا دار صدر تو اس کے مقابل پر کوئی چیز نہیں ہیں۔

موصوف Balaj صاحب نے عرض کیا کہ بیعت کرنے کے بعد میں اپنے اوپر بہت بڑی ذمہ داری محسوس کرتا ہوں کیونکہ بیعت کا مطلب میرے نزدیک اپنی گزشتہ زندگی پر ایک موت وارد کرنا ہے۔ لہٰذا مجھے اس بارہ میں پریشانی لاحق ہے کہ اس عظیم ذمہ داری کا میں کیونکر اہل ہوسکوں گا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کا خیال درست ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام احمدیوں کو بیعت کی اس ذمہ داری کو سمجھنے کی توفیق عطا ہو۔

کوسووو کے مبلغ نے موصوف Nezir Balaj صاحب کے بارہ میں بتایا کہ وہ کئی ماہ سے زیر تبلیغ تھے۔ کچھ دن قبل تک ان کا بیعت کا ارادہ نہیں تھا۔ انہوں نے بتایا کہ قریباً ایک ماہ قبل انہوں نے حضور انور کو خواب میں دیکھا اور گفتگو کی جس میں حضور انور نے ان سے فرمایا کہ ان کی پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ اس خواب کے بعد ان کا بیعت کا ارادہ مضبوط ہوتا گیا اور اب بالآخر جرمنی کے جلسہ پر بیعت کرلی۔

❁ ایک نو احمدی دوست Begir صاحب نے بتایا کہ انہوں نے گزشتہ سال نومبر میں بیعت کی تھی۔ امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے ہیں۔ جلسہ کے انتظامات سے بیحد متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہر طرف بھائی چارہ ہی دیکھا ہے۔ ہر کوئی دوسرے کی مدد کر رہا ہے۔

❁ بعد ازاں مکرم Emri صاحب نے عرض کیا کہ انہوں نے جلسہ کے آخری دن حضور انور کی بیعت کی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دریافت فرمایا کہ وہ حضور سے کتنی دوری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ ان کا قطار میں چوتھا نمبر تھا۔ موصوف نے بتایا کہ وہ طالب علم ہیں اور دعا کی درخواست کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کیلئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

❁ ایک احمدی نوجوان Bleart صاحب نے عرض کیا کہ وہ بزنس میں ماسٹر کر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

❁ ایک اور نوجوان Ilirian Ibrahimi نے عرض کیا کہ وہ دو مضامین میں ماسٹرز کر رہے ہیں۔ حضور انور نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے بعد وہ ہیڈ ماسٹر بن جائیں گے۔

❁ ملک Montenegro سے ایک دوست Ragip Shaptafi صاحب پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی پر آئے تھے۔ حضور انور سے ملاقات کے دوران کہنے لگے کہ:

جلسہ بہت کامیاب رہا ہے۔ مجھے اندازہ نہ تھا کہ اس طرح ہوگا۔ میں نے جو تصور قائم کیا تھا اس سے کئی گنا

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

زیادہ اور عظیم الشان تھا اور بہت اعلیٰ انتظام تھا۔ ہر طرف امن، سکون اور پیار اور محبت تھی۔

اگر کوئی ملک بھی، کوئی حکومت بھی اس قسم کا جلسہ کرنا چاہے تو نہیں کرسکتی۔ یہاں جلسہ میں تو سارا کام رضا کار کررہے تھے جو ہزاروں میں تھے۔ کہیں بھی اس کی مثال نہیں ملتی۔ میں اس جلسہ کے بعد محسوس کرتا ہوں کہ اپنے ملک میں جاکر جماعت کیلئے جس قدر کام کرسکتا ہوں کروں اور ان چیزوں کو پھیلاؤں۔ وہاں میں اکیلا ہوں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہی حقیقی اسلام ہے جو آپ نے یہاں دیکھا ہے۔ اسی کو وہاں جاکر پھیلائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف سے دریافت فرمایا کہ وہاں مسلمانوں کی کیا تعداد ہے؟ اس پر موصوف نے بتایا کہ 10 فیصد مسلمان ہیں اور باقی عیسائی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ ان 10 فیصد میں عموماً سنی مسلمان ہیں جو Clasical Islam پر چلنے والے ہیں لیکن چند سال سے وہاں پر وہابی اور شدت پسند مسلمان بڑھ رہے ہیں۔ ابھی چند دن قبل انہی میں سے ایک بیٹے نے اپنے باپ کو اسلئے قتل کردیا تھا کیونکہ باپ نے شراب پی رکھی تھی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ تو اسلام نہیں ہے۔ اول تو یہ کہ قرآن مجید میں کہیں پر بھی شراب کی یہ سزا نہیں لکھی کہ شراب پینے والے کو قتل کردیا جائے۔ بے شک اسلام نے شراب کو حرام قرار دیا ہے اور اس کے بیچنے، پینے اور پلانے کو ناجائز قرار دیتا ہے لیکن ان کاموں کے خلاف کیا سزا دینی ہے؟ یہ حکومت کا کام ہے۔ انفرادی کام نہیں۔ دراصل یہ حدود بھی معاشرہ کا امن قائم رکھنے کیلئے ہیں کیونکہ شراب کے نشہ میں انسان سے جرائم اور ظلم سرزد ہوتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ شدت پسند مسلمانوں کی کتنی تعداد ہے؟ اس پر موصوف نے بتایا کہ بہت تھوڑے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اتنے تھوڑے ہوکر بھی انہوں نے سارے ملک کو پریشان کررکھا ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کا کام امن اور سلامتی مہیا کرنا ہے نہ یہ کہ گناہ کو مٹانے کے نام پر ظلم کو پھیلایا جائے۔

موصوف نے بتایا کہ وہ مسلمان ہیں اور ان کی زندگی مشکلات سے پر رہی ہے۔ دو سال انہیں ایک غلط الزام پر جیل میں بھی رہنا پڑا تاہم بعد میں کورٹ نے انہیں نہ صرف اس الزام سے بری قرار دیا بلکہ ایک معمولی معاوضہ دیتے ہوئے ان کے سابقہ عہدہ پر بحال بھی کردیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب آپ کی برائت بھی ہوگئی اور کام پر بحالی بھی تو یہ بہت اچھی بات ہے۔

ان دونوں وفود کی ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔ آخر پر ان وفود کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

وفد کے ممبران فرطِ عقیدت سے حضور انور کے ہاتھ چومتے اور اپنے سینوں سے لگاتے۔

فیملی ملاقاتیں:

بعد ازاں فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں گیارہ فیملیز کے 48 افراد اور 24 افراد نے انفرادی طور پر یعنی کل 72 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

جرمنی کی مختلف جماعتوں کے علاوہ کینیا، پاکستان، سویڈن اور بورکینا فاسو سے آنے والی فیملیز نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقات کرنے والے ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ بھی عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔

آج جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام کا آخری دن تھا۔ جماعت جرمنی نے شام کے کھانے کیلئے باربی کیو کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس میں شرکت فرمائی۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے عزیزم مرتضیٰ منان (طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی) نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم 'ترے بندے اے خدا سچ ہے کچھ ایسے بھی ہیں' خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بعد ازاں ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے 27 نکاحوں کا اعلان کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دوران تشریف فرما رہے اور آخر پر دعا کروائی۔

بعد ازاں 10 بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جرمنی سے روانگی اور لندن میں ورود مسعود

17 جون 2014 بروز منگل

❁ صبح چار بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

❁ آج پروگرام کے مطابق فرنکفرٹ (جرمنی) سے لندن (برطانیہ) کیلئے روانگی تھی۔ فرنکفرٹ ریجن اور اردگرد کی جماعتوں سے احباب جماعت مرد و خواتین، بچے، بوڑھے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے صبح سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔

❁ صبح دس بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ چھوٹے بچے اور بچیاں گروپس کی شکل میں الوداعی نظمیں پڑھ رہے تھے۔ احباب جماعت دورویہ قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے اور تمام احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ پھر سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔

❁ بعد ازاں قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ دونوں اطراف میں کھڑے احباب مرد و خواتین مسلسل اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے اور محبوب آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ جدائی کے یہ لمحات ان عشاق کیلئے بہت گراں تھے۔

❁ فرانکفرٹ سے فرانس کی بندرگاہ Calais تک کا سفر قریباً چھ سو کلومیٹر ہے۔ راستہ میں ملک بیلجئم سے گزرنا پڑتا ہے۔ جرمنی میں 280 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد ملک بلجیئم میں داخل ہوئے اور بلجیئم میں مزید 160 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قریباً ایک بجکر پچاس منٹ پر پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق موٹروے پر ایک ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کیلئے قافلہ رُکا۔ جماعت جرمنی سے خدام کی ایک ٹیم قافلہ کے یہاں پہنچنے سے قبل ہی کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے انتظامات کیلئے اس جگہ پہنچی ہوئی تھی اور قافلہ کی آمد سے قبل تمام انتظامات مکمل ہوچکے تھے۔

❁ کھانے کے پروگرام کے بعد پونے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ریسٹورنٹ کے ایک حصہ میں جو نماز کیلئے تیار کیا گیا تھا نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔

❁ نمازوں کی ادائیگی کے بعد یہاں سے آگے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جرمنی سے ساتھ آئے ہوئے احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

❁ امیر جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مبلغ انچارج جرمنی مکرم حیدر علی ظفر صاحب، جنرل سیکرٹری مکرم الیاس احمد مجوکہ صاحب، اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری مکرم یحییٰ صاحب، مکرم عبداللہ سپراء صاحب اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اپنے خدام کی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

❁ تین بجے یہاں سے روانگی ہوئی اور فرانس کی بندرگاہ Calais کی طرف سفر جاری رہا اور ملک بیلجئم میں مزید نصف گھنٹہ کا سفر طے کرنے کے بعد بیلجئم کا بارڈر عبور کرکے ملک فرانس میں داخل ہوئے۔ یہاں سے Calais کا فیصلہ 95 کلومیٹر ہے۔

❁ چار بجکر بیس منٹ پر چینل ٹنل Channel Tunnel پہنچے۔ جرمنی سے ساتھ آنے والے احباب اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو چینل ٹنل تک چھوڑنے اور رخصت کرنے اور الوداع کہنے کیلئے قافلہ کے ساتھ ہی رہی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہاں سے لندن کیلئے رخصت کرکے واپس فرنکفرٹ (جرمنی) کیلئے روانہ ہوئے۔

❁ پاسپورٹ، امیگریشن اور دیگر دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد قافلہ کی گاڑیاں مخصوص پارکنگ ایریا میں آکر رکیں۔ ٹرین کی روانگی میں ابھی کچھ وقت باقی تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کیلئے گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ایک ریسٹورنٹ میں چائے نوش فرمائی۔

❁ ساڑھے چھ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین میں بورڈ board ہوئیں۔ ٹرین اپنے وقت پر چھ بجکر پچاس منٹ پر Calais سے برطانیہ کے ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ٹرین چینل ٹنل کراس کرکے Dover کے قریب برطانیہ کی سرزمین میں داخل ہوئی اور اپنے مخصوص سٹیشن پر رُکی۔ قریباً دس منٹ کے وقفہ کے بعد فرانس کے وقت کے مطابق ساڑھے سات بجے اور برطانیہ کے وقت کے مطابق ساڑھے چھ بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

❁ مکرم امیر صاحب یوکے، مکرم مبلغ انچارج صاحب یوکے، مکرم میجر محمود احمد صاحب افسر حفاظت خاص مع سیکورٹی ٹیم اور دیگر جماعتی عہدیداران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کیلئے موجود تھے۔

❁ قریباً ایک گھنٹہ بیس منٹ کے سفر کے بعد شام سات بجکر پچاس منٹ پر مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو اھلاً وسھلاً ومرحبا کہا۔

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ انتہائی بابرکت دورہ اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کو سمیٹتے ہوئے بخیریت و عافیت اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

❁❁❁

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

اور رسول کا نام لے کر ظلموں کی داستانیں رقم ہوں گی تو کلمہ بھی اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بھی ایسے لوگوں سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ظالموں کے بد انجام کی خبر دی ہے۔ لیکن ہمارا کام ہے کہ ان ظلموں سے جلدی چھٹکارا پانے کے لئے ہم مضطر کی حالت اپنے اندر پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کو بے چین ہو کر پکاریں۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کس طرح مدد کو آتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آ جاوے تو ان باتوں کے واسطے اسے کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے‘‘۔

پس جماعتی مشکلات کے دور کرنے کے لئے بھی ہمیں اسی اضطراب کی ضرورت ہے جس طرح بعض دفعہ ہم دعاؤں میں اپنے ذاتی مقاصد کے لئے دکھاتے ہیں۔ ابھی ہمیں مسلسل دعاؤں کی ضرورت ہے اور جب اللہ تعالیٰ ہمیں کھلی فتح عطا بھی فرما دے گا تو پھر بھی تقویٰ پر چلتے ہوئے اس کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے مسلسل دعاؤں کی ضرورت ہوگی۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں کبھی بھی کمی نہیں ہونی چاہئے نہ ایک مؤمن کبھی یہ برداشت کر سکتا ہے۔ تکلیفوں میں بھی ہمیں استجاب کی ضرورت ہے اور آسانیوں اور آسائشوں میں بھی ہمیں یاد خدا کی ضرورت ہے۔ پس ایک مؤمن کبھی خود غرض نہیں ہوتا۔ نہ ہی عارضی اور وقتی دعاؤں اور جوشوں کو کافی سمجھتا ہے بلکہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق رہتا ہے اور رہنا چاہئے۔ یہ ایمان اور تعلق ہی ایک مؤمن کو عام حالات میں بھی دعا کی قبولیت کے نشان دکھاتا رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ ’’یاد رکھو غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے‘‘۔ یہ تو ایک حقیقی مؤمن کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا کہ خدا سے تعلق کاٹے لیکن بعض دفعہ کمزوریوں کی وجہ سے دعاؤں میں کمی آ جاتی ہے اور دنیاوی معاملات کی وجہ سے اسباب کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔ یا دعاؤں کا حق ادا نہیں ہوتا۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی حالتوں کے ہر وقت جائزے لیتا رہے کہ کبھی ہم اپنے مسائل میں اس قدر نہ الجھ جائیں کہ ان لوگوں کے لئے دعاؤں کا احساس نہ رہے جو جماعت کے افراد ہونے کی وجہ سے مشکلات میں گرفتار ہیں۔ یاد رکھیں ہر فرد جماعت کی دعا اور اللہ تعالیٰ کو اس کے رحم مغفرت بخشش اور مختلف صفات کا واسطہ دے کر دعا جو ہے یہ جماعتی تکالیف کو بھی دور کرنے کا باعث بنتی ہے۔

حدیثوں میں آتا ہے کہ پہلی امتوں میں سے ایک امت کے تین آدمی تھے۔ ایک دفعہ طوفان میں پھنس گئے۔ وہ طوفان سے پناہ لینے کے لئے ایک غار میں چلے گئے اور اتفاق سے اس طوفان کی وجہ سے ایک پتھر لڑھک کر اس غار کے منہ پر آ گرا اور ان کے باہر نکلنے کا راستہ بند ہو گیا۔ گویا ایک چھوٹی مصیبت سے بچنے کے لئے گئے تھے اور بڑی مصیبت ان پر پڑ گئی۔ ایسی حالت میں نہ ان کی اپنی کوشش سے وہ پتھر غار کے منہ سے ہٹایا جا سکتا تھا اور نہ ہی کوئی بیرونی مدد ان کو پہنچ سکتی تھی۔ جنگل میں۔ ایک ایسی قید تھی جس میں سے کسی انسانی کوشش سے نکلنا ناممکن تھا۔ ایسی حالت میں ان پر شدید گھبراہٹ کی کیفیت طاری ہوئی کہ اب یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں یہاں سے نکلنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ اب تین اشخاص نے تین قسم کے کام کئے تھے۔ کسی نے مزدور کی مزدوری میں امانت کا حق ادا کیا انصاف پر قائم رہتے ہوئے بندوں کے حق کی ادائیگی کی۔ کسی نے والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی خدمت کا حق ادا کیا۔ تیسرا زناء کے گناہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بچا اور اس حوالے سے دعا کی لیکن ان سب کی دعاؤں کا مقصد مشترکہ تھا کہ پتھر ہٹ جائے اور وہ پتھر ہٹ گیا۔ پس یہ انفرادی نیکیاں اور انفرادی نیکیوں کے حوالے سے کی گئی دعائیں اجتماعی قبولیت کا نظارہ دکھانے والی بن گئیں۔

پس جہاں اس حدیث سے اور بہت سے سبق ہیں یہ بہت بڑا سبق ہے کہ افراد کی انفرادی نیکیاں اور دعائیں اجتماعی مصیبت کو دور کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ پس جب ہم ایک جماعت میں پروئے جانے کا دعویٰ کرتے ہیں تو اپنی دعاؤں کو خدا تعالیٰ سے اجتماعی تکالیف اور ابتلاء کے دور کرنے کے لئے مانگنے کی ضرورت ہے۔ جماعتی دعاؤں میں بھی وہ اضطراب اور اضطرار پیدا کریں جو اپنی ذاتی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے ایک انسان میں پیدا ہوتا ہے۔ جماعت کی ترقی اور حالات کے بدلنے کے لئے جب دو نفل پڑھتے ہیں جیسا کہ میں نے کہا تھا پڑھا کریں اور اکثریت مجھے لکھتی بھی ہے کہ ہم پڑھتے ہیں۔ تو اس میں درد بھری دعائیں کریں۔ ان غار میں پھنسے ہوئے لوگوں کی حالت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ہر دنیاوی مدد سے مایوس ہو کر انہوں نے بیشک اپنی کسی نیکی کے حوالے سے جو خدا تعالیٰ جو خالص خدا تعالیٰ کے لئے انہوں نے کی تھی اس کا حوالہ دے کر دعا مانگی لیکن ان کی جو اس وقت اضطراری کیفیت ہوگی جو اضطراب ان میں پیدا ہوا ہوگا۔ ہر طرف سے مادی ذرائع سے جو مایوسی تھی اس سے جو اضطراب پیدا ہو سکتا ہے اس کا انسان اندازہ کر سکتا ہے۔

پس جہاں ہمیں اپنے عمل خدا تعالیٰ کے لئے خالص کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ اعمال قبولیت دعا میں بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں وہاں ہمیں جماعت کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے ہوئے بڑی تضرع اور عاجزی سے اسے دور کرنے کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتا اور خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے تو دعاؤں میں کوئی اثر نہیں رہتا۔ پھر ایک جگہ ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ

اگر تم دوسرے لوگوں کی طرح بنو گے تو خدا تم میں اور ان میں کچھ فرق نہ کرے گا۔ اور تم خود اگر اپنے اندر نمایاں فرق پیدا نہ کرو گے تو پھر خدا بھی تمہارے لیے کچھ فرق نہ رکھے گا۔ عمدہ انسان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق چلے لیکن اگر ظاہر کچھ اور ہو اور باطن کچھ اور تو ایسا انسان منافق ہے اور منافق کافر سے بدتر ہے۔ سب سے پہلے دلوں کی تطہیر کرو۔ مجھے سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہے۔ ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں اور نہ کسی اور قوت سے۔ ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے مطابق اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اپنے سب کام خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق سرانجام دینے والے ہوں۔ اس کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔ اس کے حضور متضرعانہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ اپنی دعاؤں میں جماعتی ترقی اور ابتلاؤں کے دور ہونے کے لئے وہی شدت پیدا کریں کرنے والے ہوں جو اپنی ذاتی تکالیف میں ہم کرتے ہیں۔ وہ شدت ہم میں پیدا ہو دعاؤں میں جماعت کے لئے بھی جیسی ہمیں اپنی ذاتی تکالیف کے لئے پیدا ہوتی ہے۔ ایک ہو کر ہم مخالفین کے شر سے بچنے کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں۔ جب انسان دوسرے کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتے بھی اس کے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں۔ غار سے پتھر اس وقت ہٹتے ہیں جب دعاؤں کا رخ اور مقصد مشترک ہو۔ پس کسی فرد جماعت کو اس خود غرضی میں نہیں پڑنا چاہئے کہ میں ٹھیک ہوں تو بس سب ٹھیک ہے۔ دنیا کے کسی بھی کونے میں بسنے والے احمدی کی تکلیف ہم سب کی مشترک تکلیف ہے۔ اس کا احساس ہم میں پیدا ہونا چاہئے اور اس کے لئے ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ صرف احساس ہی پیدا نہ ہو اور یہی ہتھیار ہے جس کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہماری فتوحات سے یہ ہتھیار ہمیں ہمکنار کرے گا۔ لیکن یہ بات بھی ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ جوش میں ہم یہ دعا نہ کریں دشمنوں کے بارے میں خدا تعالیٰ ان پر یا مخالفین کے بارے میں کہ ان پر وبال اور عذاب نازل کرے بلکہ یہ دعا کریں کہ اے اللہ جب ہم اپنی کامیابیاں چاہتے ہیں۔ ابتلا اور مشکلات کو دور کرنے کے لئے تجھ سے دعا مانگتے ہیں۔ یہ مشکلات کے دَور کو ختم ہونے کے لئے ہم دعا کرتے ہیں وہاں اے خدا ہم ان لوگوں کی بھی بہتری چاہتے ہیں تباہی نہیں چاہتے۔ ہم کمزوروں کو تیرے فضلوں نے ڈھانپا ہوا ہے اور باوجود سخت ترین حالات کے ہم تیرے فضلوں کے نظارے پھر بھی دیکھتے رہتے ہیں۔ پس اگر تو ان لوگوں کو بھی ڈھانپ لے اور ان کو ہدایت دے تو یہ بڑی خوش قسمتی ہے ہماری بھی اور ان کی بھی۔ لیکن اگر تیری حکمت بعض کو اس کا اہل نہیں سمجھتی اور ان کو فنا کرنے میں بہتری ہے تو ان کو ہمارے راستے سے اس طرح ہٹا دے کہ اسلام کی ترقی جو اب تو نے احمدیت اور حقیقی اسلام سے وابستہ کی ہے اس میں ان کا وجود روک نہ بن سکے۔ پس جہاں یہ دعا بھی ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی حکمت جہاں چاہتی ہے وہاں پر دعا بھی بن جائے گی۔ اس لحاظ سے ہمیں دعا کرنی چاہئے نہ کہ کھلی بددعا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دعاؤں کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

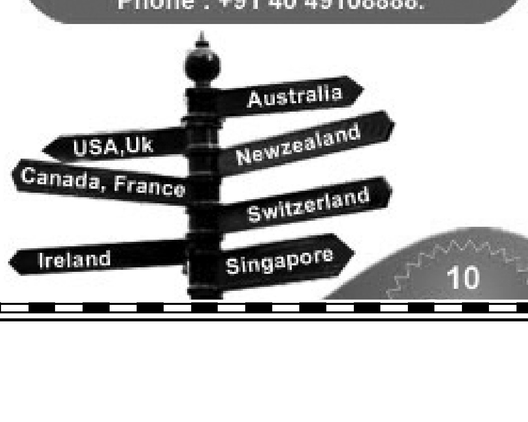

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MUNIR AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان The Weekly **BADR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 21 Aug 2014 Issue No 34

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg. No. GDP/001/2013-15

ہمارا ہتھیار صرف دعا ہے اور دلوں کی پاکیزگی، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے مطابق اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اپنے سب کام خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق سرانجام دینے والے ہوں۔ اس کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔ اس کے حضور متضرعانہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8 راگست 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ وَیَجۡعَلُکُمۡ خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ ؕ ءَ اِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ ۝ (النمل 27 آیت 62)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ یا پھر وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اپنی جماعت کے افراد کو یہی تلقین فرمائی ہے کہ دعاؤں کی طرف بہت توجہ دو کیونکہ جماعتی ترقی جماعت کا غلبہ اور دشمنوں کے مکروں اور ان کی کارروائیوں سے نجات دعاؤں ہی سے ملنی ہے۔ آپ نے بڑا واضح فرمایا کہ ہمارا غالب آنے کا ہتھیار دعا ہی ہے۔ پس جب ہم نے ہر ترقی دعاؤں کے طفیل دیکھنی ہے اور ہر دشمن کو دعاؤں سے زیر کرنا ہے تو پھر دعا کی اس اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے کس قدر توجہ ہمیں دعاؤں کی طرف دینی چاہئے اور کس قدر توجہ ہم اس مقصد کے حصول کے لئے دعاؤں کی طرف دے رہے ہیں۔ اس کا اندازہ اور جائزہ ہم میں سے ہر ایک اپنی حالت کو دیکھ کر لگا سکتا ہے اور جائزہ لے سکتا ہے۔

گزشتہ دنوں مجھے ایک عزیز نے اپنی ایک خواب سنائی کہ میں اس عزیز کو کہہ رہا ہوں کہ رمضان بڑی جلدی ختم ہو گیا ابھی تو میں نے جماعت سے اور زیادہ دعائیں کروانی تھیں۔ اس خواب کے سننے سے پہلے ہی میرے دل میں یہی تحریک تھی اللہ تعالیٰ نے ڈالا کہ رمضان کے بعد کے خطبے میں بھی دعاؤں کی طرف توجہ دلاؤں۔ اس لئے اس شخص کی خواب میری توجہ کی تائید میں ہی تھی۔ اس نے مزید اس طرف توجہ دلائی۔ اس وقت دنیا کے حالات مسلم امہ کے حالات خاص طور پر فلسطینیوں پر اسرائیل کا جو مسلسل ظالمانہ حملہ ہے اللہ کرے کوئی ایسی صورت پیدا ہو کہ یہ جنگ بندی مستقل ہو جائے اور ظلم بند ہو۔ اور پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا ایک دوسرے پر ظلم اور گردنیں اڑانا اور قتل و غارت گری اس کی بھی انتہا ہو رہی ہے۔ اور پھر ظلم کی انتہا ان کلمہ پڑھنے والوں کی طرف سے یہ ہے کہ اللہ اور رسول کے نام پر احمدیوں پر ظلم کر رہے ہیں اور ہر موقع پر احمدیوں کو اذیت دینا اور ان پر ظلم کرنا اب پاکستان میں ملاں کے زیر اثر غیر احمدیوں کی اکثریت کا یا بہت بڑی تعداد کا شیوہ بن چکا ہے۔ اور اگلی نسل میں بچوں میں بھی یہ زہر گھولا جا رہا ہے ان کے دماغوں کو زہر آلود کیا جا رہا ہے ان کے منہ سے بھی یہ اب الفاظ نکلتے ہیں بچوں کے منہ سے بھی جن کو پتا ہی نہیں دین کیا ہے یا کیا نہیں یا دشمنی کیا ہوتی ہے کیا نہیں کہ احمدی کافر ہیں اور ان کو قتل کرنا جائز ہے۔ سکولوں میں احمدی اساتذہ کے ساتھ بچے اس لئے بدتمیزی کرتے ہیں کہ یہ احمدی ہے جو مرضی اس کو کہو۔ سکولوں سے نکالنے کی کارروائیاں ہوتی ہیں۔ ان سے پڑھنے سے انکار کیا جاتا ہے اور یہ ڈھٹائی کسی بھی واقعہ کے بعد کم نہیں ہوتی۔ یہ نہیں کہ انسانیت سوز مظالم دیکھ کر پھر کسی قسم کی شرم کا احساس ان میں پیدا ہو جائے بلکہ وہی حال رہتا ہے۔ ان ابتلاؤں کے دور میں ہمیں پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کی ضرورت ہے۔ پس اپنی دعاؤں میں کمی نہ آنے دیں۔ باقی مسلمان تو ایک دوسرے پر ظلم کا جواب ظلم سے دے کر اپنا حساب پورا کر لیتے ہیں لیکن ہم نے تو ہر ظلم کو آہ و فغاں میں ڈوب کر ختم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر اس سے دعا مانگ کر ختم کرنا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک شعر میں یہ فرمایا تھا کہ

''عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں''

پس یار نہاں میں ڈوبنے کی ضرورت ہے۔ اپنے اندر وہ کیفیت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو عرش کے پائے ہلا دینے والی ہو۔ وہ دعائیں کرنے کی ضرورت ہے جن کا رخ ایک طرف ہو۔ متفرق دعائیں نہ ہوں۔ اس عزیز کی خواب میں جو یہ بتایا گیا ہے کہ ابھی میں نے جماعت سے دعائیں کروانی تھیں میں اس کو کہہ رہا ہوں۔ تو جماعت سے من حیث الجماعت دعا کروانا جماعت کی کامیابیوں اور ترقیات کے لئے اور ان مشکلات کے دور ہونے کے لئے تھی۔ پس جب ہماری یہ خواہش ہے ہر ایک کی کہ یہ ابتلا کا دور جلد ختم ہو تو ہمیں اپنی دعاؤں کے دھارے جماعتی دعاؤں اور دشمن کے شر سے بچنے کے لئے اس طرف کرنے کی ضرورت ہے۔ اس موقع پر مجھے اپنی ایک پرانی خواب بھی یاد آ رہی تھی جس کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں ایک دفعہ کہ اگر جلد حالات بدلنے ہیں تو جماعت کو من حیث الجماعت اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی خاطر خالص کرتے ہوئے اپنی دعاؤں کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے جماعت کو ان ابتلاؤں سے بچانے کے لئے اس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے اور اگر اس کیفیت میں ہم اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں گے تو چند دن میں چند راتوں کی دعاؤں سے انقلاب آ سکتا ہے۔ جو پیغام مجھے دیا گیا تھا اس میں تمام جماعت کو اپنے آپ کو جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ان کو خالص ہو کر دعا کرنا شرط ہے۔ اس وقت بھی خواب میں مجھے یہی تاثر تھا کہ پاکستان کے احمدیوں کے لئے یہ پیغام ہے۔

پس پاکستان کے احمدیوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے اور دنیا کے احمدیوں کو بھی عموماً اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ احمدیت کی فتح سے ہی دنیا کی بقاء وابستہ ہے۔ مسلم امہ کا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا احمدیت کی فتح سے ہی وابستہ ہے۔ ظلم و تعدی کا خاتمہ اسی سے وابستہ ہے۔ پس چاہے وہ فلسطینیوں کو ظلم سے آزاد کروانا ہے یا مسلمانوں کے ظالم حکمرانوں کو آزاد، مسلمانوں کو اپنے ان کے ظالم حکمرانوں سے آزاد کروانا ہے۔ اس کی ضمانت صرف احمدیوں کی دعائیں ہی بن سکتی ہیں۔ ان دعاؤں کا حق ادا کرنے کی ہمیں ضرورت ہے۔ اس وقت ظلم کی چکی میں سب سے زیادہ احمدی پس رہے ہیں۔ اس لئے ہماری دعائیں ہی مستقل دعاؤں کا رنگ اختیار کر کے نہ صرف اپنی آزادی بلکہ انسانیت کی بھی ظلموں سے نجات کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ پس ہمیں اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے'' ایسے میں معجزانہ دعاؤں کے فیض حاصل کرنے کے لئے ہمیں خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ دیکھو مصیبت زدہ لوگوں کی دعاؤں کو کون قبول کرتا ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی قبول کرتا ہے۔ اور جب وہ ایسی حالت میں ہوں جب مضطر ہوں۔ صرف اور صرف ایک راستہ نظر آتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف جانے کا راستہ ہے۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے یہ مضطر ہیں جو میری طرف آتے ہیں جو دنیا کے تمام راستے جن کے لئے بند اور مسدود ہو چکے ہوتے ہیں۔ ہر طرف کی آگ دیکھنے کے بعد اسے جب ایک امن کا راستہ نظر آ رہا ہو۔ اسے ایک طرف پناہ نظر آ رہی ہو تو اس معین راستے کی طرف وہ چلا جائے تو وہ شخص ایسا ہے جو مضطر کہلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ایسے شخص کو پھر آگ سے بچانے والا ہوں۔ میں اس کی پناہ گاہ ہوں۔ آگ کی تپش سے بچانے والی ٹھنڈی چھاؤں میں ہوں۔ میری طرف آؤ۔ مجھ سے پناہ طلب کرو۔ میں تمہیں ان ابتلاؤں سے نکالوں گا۔ اس یقین سے میری طرف آؤ کہ ہمارا خدا ہے جو ہمیں اس ابتلاء سے نکالنے والا ہے تو میں تمہیں تمہارے اس یقین کی وجہ سے اس ابتلا سے نکالوں گا۔ تمہاری دعاؤں کی وجہ سے تمہیں اس ابتلاء سے نکالوں گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ عجیب و غریب خواص اور اثر تمہارے حق میں ظاہر ہوں گے۔

پس جو شخص ایسا مضطر بن جائے جو خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی کو ملجا و ماوی نہ سمجھے اپنا کوئی پناہ کی جگہ نہ سمجھے۔ جو خدا کے سوا کسی اور کو ان ابتلاؤں سے نجات دلانے والا نہ سمجھے وہی حقیقی مضطر ہے۔ اور اس کی دعائیں عجائب دکھانے والی بنتی ہیں۔ دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ یقین ہمیں اپنے اندر پیدا کرنا ہو گا کہ ہر قسم کے اضطرار کی حالت میں اللہ تعالیٰ ہی کام آتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں جو ہمیں روشنی کی کرن جہاں نظر آتی ہو اور جب ایسی حالت پیدا ہو جائے تو ایسے مضطر کے پاس اللہ تعالیٰ دوڑتا ہوا آتا ہے اپنے وعدے کے مطابق اور اس کی مشکلات اور مصیبتیں دور کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب انعامات دیتا ہے تو اس کے انعامات لامحدود ہوتے ہیں کسی بھی حد تک وہ انعامات کو بڑھا سکتا ہے۔ پس یہاں بھی جب تکلیف میں مبتلا مؤمنوں کی تکلیفوں کو دور کرنے کا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ یَجۡعَلُکُمۡ خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ کہ وہ تمہیں زمین کے وارث بنا دیتا ہے۔ وہ بڑے بڑے ظالموں جابروں اور سرکشوں کو تباہ کر کے مظلوم اور کمزور نظر آنے والوں کو ان کی جگہ بٹھا دیتا ہے۔ پس جہاں انفرادی طور پر مضطر کی دعا سن کر اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے وہاں قومی رنگ میں بھی اس کی تکلیفوں اور ابتلاؤں کو دور کرتا ہے۔ اور یہی ہمیں قرآن کریم نے دوسری جگہ پر بھی بتایا ہے اس سے پتا چلتا ہے کہ جب پہلی قوموں نے رسولوں کے ساتھ اور ان کی قوموں کے ساتھ ظالمانہ سلوک کیا تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ہم نے انہیں تباہ کر دیا اور مظلوموں کو ان کی جگہ دے دی۔ بڑے بڑے جابر اور بڑے بڑے جاہ و جلال والے تھے لوگ پہلے لیکن ان کے نام تک مٹ گئے۔ پس یہ قانون آج بھی اسی طرح قائم ہے جس طرح پہلی قوموں کے لئے قائم تھا۔ پس اللہ تعالیٰ ظالموں کو ختم کرتا ہے لیکن جب مظلوم مضطر بن کر متیٰ نصر اللہ۔ کی درد بھری دعائیں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آ کر ظالموں کے جلد خاتمے کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ طاقت اور کثرت کے زعم میں آج ظلموں پر جو لوگ تلے بیٹھے ہیں۔ اگر کلمہ پڑھ کر اور اللہ

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان